رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۹

۲۵ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء

نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

۳۰

جلد ۴۱	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے	سنہ ۱۹۱۳ء	نمبر

یہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

اردو کا قاعدہ	۶ پائی ۱/	سوالات مرقس کی انجیل پر گورمکھی	۱/	عقاید اسلامیہ	۱۰/
اردو کی پہلی کتاب	۱/	سوالات لوقا کی انجیل پر ایضاً	۱/	ینابیع الاسلام	۸/
اردو کی دوسری کتاب	۳/، ۲	سوالات یوحنا کی انجیل پر ایضاً	۱/	حیات المسلمین	۸/
اردو کی تیسری کتاب	۳/	زنانہ سیکنڈ ریڈر۔ گورمکھی	۳/	تحقیق الایمان	۴/
اردو کی چوتھی کتاب	۴/	گورمکھی قاعدہ	۳ پائی	تواریخ محمدی	۱۴/
رومن اردو کا قاعدہ کنگ صاحب کا	۱/	اسلام میں مسیح اردو	۱۰/	تعلیم محمدی	۱۴/
رومن اردو کی پہلی کتاب	۲/	خدائے اسلام	۲/	دین اسلام اور اسکی تردید از روئے اسلام	۲/
رومن اردو کی دوسری کتاب	۳/	ینابیع القرآن	۳/	ستیارتھ پرکاش درپن اردو	۸/
دیہاتی سوال وجواب	۶ پائی	الکفارہ	۰/	سمپر دائے	۶/ و ۱۰/
دیہاتی سوال و جواب پنجابی اردو حروف	۶ پائی	بائیبل یا قرآن	۱۰/	ویدوں کی تعلیم	۱۰/
" سوال وجواب رومن اردو	۶ پائی	مسیح ابن اللہ	۲/	حل مشکلات حصہ اول اردو	۶/
" سوال وجواب گورمکھی	۶ پائی	اثمار شیریں	۳/	تحقیق بائبل	۴/
شبد و غزلیں اردو	۱/	میزان الحق	۱۴/	طالبان حق	۹/
شبد و غزلیں گورمکھی	۱/	طریق الحیات	۲/	تواریخ بائبل	۱۲/
سوالات متی کی انجیل پر گورمکھی	۱/	کشف القرآن	۶/	حیات مسیح	۱۲/

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول من تصنیف ایڈورڈ اے آمیٹ صاحب رومن اردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستادوں کے واسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لئے پرتاثیر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر ۲ر و ۸ر +

صحت جسمی من تصنیف قاضی میر محمد۔ کونجبی۔ فارسی اُردو قیمت ۴ر صفحہ ۶۲ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھہ رہنی چاہیے +

انجیل برنباس من تصنیف عبدالاحد از کارہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہو گئی۔ پادری بگین صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اس کتاب کے حالات اِس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم من تصنیف ڈاکٹر جے ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی۔ اُردو اور رومن میں چھاپی گئی قیمت ۴ر۔ اُردو ۸ر۔ اور ۱۲ر۔ یہ کتاب نہایت ضروری۔ ہر ایک مسیحی کو چاہیے کہ اسکا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض ۱۲۰ صفحے قیمت اُردو ۴ر۔ ۸ر۔ ۱۲ر۔ رومن ۶ر اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں۔ تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی +

آخری بات کی ہدایت اِس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے ؟ کتاب کی قیمت صدہا گنی قیمتی ہے

ویدک شائستگی۔ قیمت رومن اُردو ۸ر +

وید ونکی اصل - فارسی اُردو قیمت ۱۰ر +

ذات وچار - فارسی اُردو قیمت ۲ر +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۳ر +

دائی گری من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھہ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ رومن اُردو ۸ر۔ فارسی اردو ۸ر +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے اسلیئے ہر ایک خاندان میں اسکی ایک جلد ہونی چاہیے +

ہدایت تیمارداران یہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مددگار ہووے۔ لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کیلیئے سندی کتاب ہے ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں۔ رومن اُردو قیمت ۸ر یہ کتاب دوبارہ چھپ رہی ہے امید ہے کہ بہت جلد چھپکر تیار ہو جائیگی +

یہہ گورمکھی ٹریکٹ ۶ر فی سینکڑہ کے حساب سے فروخت کیئے جاتے ہیں :-

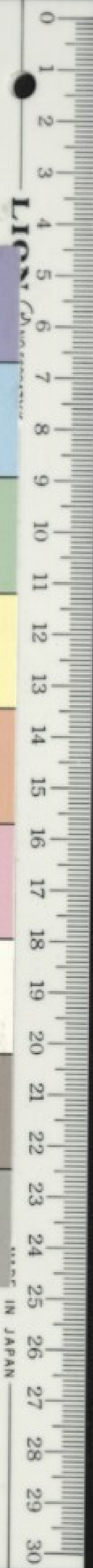
ا۔ بھگیل سنگھہ نمبردار۔ ۲۔ مہادی ٹوکری۔ ۳۔ سدیپک جیون۔ ۴۔ پھر کی ۵۔ میں رجدا بھروانا ہاں۔ ۶۔ ایک گتی دی کتھا۔ ۷۔ ذات ورن۔ ۸۔ سیونک کھا گئی +

دیگر کتابیں

ابن حور اُردو	۸ر +	شعاع نور حصہ اول و دوم	۵ر
رابنسن کروسو	۱۲ر +	طیطس رفیق صلیب	۴ر
طلائی شمعدان	۴ر +	تحقیق الاسلام حصہ اول	۲ر
مارکو پولو کا سفرنامہ	۸ر +	مسلمانوں میں منادی کرنیکا طریقہ انگریزی	۲ر
روح سے معمور زندگی	۴ر +	القاب مسیح	۴ر
طریق دعا	۴ر +	بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے	۴ر

روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر

پنجاب کا جغرافیہ بزبان پنجابی۔ گورمکھی حروف۔ ایم۔ بوٹا شاہ کے اُردو کا ترجمہ ہے۔ مجلد بورڈ۔ ۴ر +



نورافشان

لودیانہ ۔ جمعہ ۔ ۲۵ جولائی ۱۹۱۳ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

مشرقی افریقہ میں چوہوں کی ایک عجیب قسم پائی جاتی ہے ۔ ان میں سے بعض تو اتنے بڑے ہیں کہ اگر بلی ان کو دیکھے تو ڈر جاتی ہے ۔ یا اگر چوہے اور بلی میں لڑائی چھڑ جائے تو کتے اور بلی کا سا جنگ ہوتا ہے ۔ اس قسم کے چوہوں کا قد ۲ فیٹ سے لیکر ۳۲ انچ تک ہوتا ہے ۔ اور جسم بلی کے جسم سے کم نہیں ہوتا ۔ یہ چوہے زیادہ تر جنگلوں میں رہتے ہیں ۔

پیرس میں اسسال ترقی پسند مسیحیوں اور آزاد خیال دینداروں کی چھٹی کانگرس ہونے والی ہے ۔ سکھوں کی طرف سے سنت عطر سنگھ ستو طرح سے ستوانہ جائینگے ۔ برہم سماج بدہ مت اور ہندو دھرم کے بھی قائمقام جائینگے ۔

دہلی کی کمیٹی نے جو مسلمان قصابوں سے صرف مارکیٹ ہی میں گوشت فروخت کرنے کا حکم دیا تھا ۔ اب سنا ہے کہ قصابوں نے بڑی کوشش کے بعد کمیٹی پر فتح پائی اور کمیٹی کو اپنا حکم منسوخ کرنا پڑا ۔

مہاراجہ بھرت پور جن کی عمر اس وقت ۱۲ سال کی ہے ۔ توقع کیجاتی ہے کہ اگلے سال وہ ولایت تشریف لیجائینگے ۔ اور وہاں کے کسی پبلک سکول میں اپنی تعلیم مکمل کرینگے

پندرہ عربی سردار لندن کی عظیم نمائش اسپان کے کے صوبی گھوڑے لے کر گئے ہیں ۔ اور ڈاکٹر کرڈ صاحب نمائش کے ہاں ٹھہرے ہوئے ہیں ۔ ان میں سے ایک سردار کے ساتھ اس کی ۲۵ بیبیاں بھی ہیں ۔

۱۹ ۔ جولائی لنڈن ۔ کہتے ہیں کہ بلغاریہ کا بادشاہ اور ملکہ اپنے وطن سے فرار ہو گئے ہیں ۔ بخارسٹ میں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ بلغاریہ کی ملکہ نے رومانیہ کی ملکہ کو یہ تار بھیجا ہے ۔ کہ رومانیہ کو آگے بڑھنے سے روک دو ۔ رومانیہ کو یونان اور سرویہ سے علیحدہ کر دینے کی جو کوشش بلغاریہ نے کی تھی وہ اسمیں ناکامیاب ہوا ۔ یونانی لوگ بلغاریوں کی سرحد پر تین غول ہو کر بڑھتے جارہے ہیں ۔ بلیں تیار ہو رہی ہیں اور ان کے ذریعہ سے یونان کو لگاتار امداد پہنچتی جارہی ہے ۔

۱۹ ۔ جولائی لنڈن ۔ طاقتیں اس امر میں کوشش کر رہی ہیں کہ ترکوں کو ترکی بلغاری سرحد سے تجاوز کرنے سے باز رکھیں اس معاملہ میں کارروائی اگلے ہفتہ شروع ہو جائے گی ۔ اس کارروائی سے یہ فائدہ ہو گا کہ ترکی ان حدود سے باہر نہ جائے گا جو لنڈن کے عہدنامہ نے معین کردی ہیں ۔

روم میں یہ اعلان کر دیا گیا ہے کہ اگر ترکی اپنی فوج ایڈریانوپل پہ بھیجیگا تو طاقتیں بلکہ اس کا مقابلہ کرینگی ۔

بلغاری ملکہ کی اس تار کے جواب میں کہ رومانیہ کو آگے بڑھنے سے روکا جائے رومانیہ کی ملکہ نے یہ کہا ہے کہ آگے بڑھنا بڑے ہی غور و فکر سے عمل میں آئیگا ۔

ملک معظم جارج پنجم نے وہ تحفہ برٹش میوزم میں دیدیے ہیں جو ان کو ولائی لامہ سے ملے تھے ۔

۱۲ ۔ ۱۹۱۱ء میں کل ہندوستان کے اندر جس میں پنجاب کی دیسی ریاستوں کے رقبے بھی شامل ہیں ۱۵،۰۷۹،۵۰۹ ایکڑ زمین میں آبپاشی ہوئی ۔ اور جس قدر رقم اس طرح کی آبپاشی کی فصل سے وصول ہوئی وہ پچپن کروڑ روپیہ ہے یا ½۱۲ کروڑ روپیہ اس کل خرچ سے زیادہ ہے جو اس آبپاشی کے کام پر خرچ ہوا ۔

سیرام پور کے ایک جوٹ مل میں ہندو مسلمانوں کے درمیان اس وجہ سے تکرار ہو گیا کہ ہندوؤں کے بیان کے مطابق مل کے ایک جمعدار نے ان کی پوجا کا مقام بھرشٹ کر دیا تھا اس تکرار اور فساد میں پانچ مسلمان سخت زخمی ہو گئے ۔

سندھ میں ٹڈیوں کا ظہور ہو گیا ہے اور فصل کو خراب کر رہی ہیں +

شملہ کی پہاڑیوں پر سخت بارش ہوئی ہے جس کے سبب سے شملہ کالکا ریلوے پر کنڈی گھاٹ کے نزدیک سڑک پر ایک چٹان آپڑی جس سے ۸ جولائی کی صبح کی ڈاک روانہ نہیں ہوئی اور شملہ سے ایک ٹرین بھیجی گئی جسمیں مسافر اور ڈاک لائی جائے معلوم نہیں کہ رستہ کب تک صاف ہو جائیگا ۔

گذشتہ سنیچر کو لاہور میں بڑی سخت بارش ہوئی ۔

اخبار کی بہار

چونکہ اعلیٰ حضرت ملک معظم دام ملکہ کے صاحب سکرٹری آف سٹیٹ ہند کی طرف سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ باشندگان ہند کے لئے دہا مکہ میں چونکہ اسی یا اس قسم کی دیگر بیماریوں کا حامل بالکل غیر غالب ہے۔ لہذا جو لوگ مقامات مذکورہ جانے کا ارادہ رکھتے ہیں انکو آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہاں جاکر خطرہ میں مبتلا نہ ہوں۔

۱۷ جولائی بلغراد۔ یونانی اور سرویائی پریمیر اسکوپ کے سٹیشن پر باہم ملاقی ہوئے۔ انہوں نے معلوم کیا کہ موجودہ حالت پر اُن کی رائیں متفق ہیں۔

۱۷۔ جولائی سالونیکا۔ کل پیرس میں وزیرخارجیہ ایم۔ پیکوں اور سفیروں کے درمیان ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ بعدیں ایم پیکوں نے فرانسیسی وزیرمقیم صوفیہ کو اس مضمون کا ایک تار بھیجا کہ وہ بلغاریوں کو مجبور کریں کہ وہ نش اور سکوپ پر تمام متحدین کے درمیان مصالحت کے لئے ایک بااختیار سفیر بھیجیں جس کو عہدنامہ کرنے کا پورا اختیار ہو۔ اسی طرح اس نے قسطنطنیہ کے سفیر کو بھی اسی مضمون کا ایک تار بھیجا ہے۔

کلکتہ میں لڑکوں کو بھگا لیجانے کے متعلق افواہیں زور شور سے پھیل رہی ہیں۔ یہاں تک کہ غلط فہمی کی وجہ سے پولیس والوں پر بھی حملے شروع ہو گئے ہیں۔ مدراس کے ایک سب انسپکٹر اور کانسٹبل کو بازاروں میں دیکھکر لوگوں نے غل مچانا شروع کیا یہ لڑکوں کو بھگانے آئے ہیں۔ باوجودیکہ پولیس والوں نے سمجھایا کہ اُن کو کلکتہ سے کوئی واسطہ نہیں۔ مگر اس پر بھی لوگوں نے خوب اُن کی زدوکوب کی۔ آخر کو جب کلکتہ پولیس کو مدد ملی تب یہ بے چارے آزاد کئے گئے۔ چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ نے یہ دیکھکر کہ غلط فہمی بڑھتی جاتی ہے دفعہ ۱۴۴ جاری کر کے اگروں کو آزاد کر دیا

منڈمی کے ہندو اور مسلمانوں میں ذرا سی بات میں سخت تکرار اور فساد ہو گیا۔ کہتے ہیں کہ مسلمان ایک ہندو بیوپاری کے مکان کے نیچے سے جلوس درگاہ کو لئے جاتے تھے ہندوؤں نے روکا۔ اس پر پتھر برسائے گئے۔ مسلمانوں کے مجمع میں ہندوؤں کی جانب سے آتشگیر مادہ کی کوئی چیز پھینکی گئی جس سے آٹھ مسلمانوں کو سخت ضرب آئی۔ پولیس مصروف تحقیقات ہے۔

آئندہ سال کی موسم بہار میں جغرافیہ دانوں کی ایک مہم زیر نگرانی ڈاکٹر ڈے فلیپی کشمیر کے شمال میں قراقرم کو جانے والی ہے

۱۸ جولائی لندن۔ رومانی لوگ پلیونا اور میدرس تک پہونچگئے ہیں میدرس صوفیہ سے ۱۳ میل کے فاصلہ پر ہے۔

بکہرسٹ میں بتایا جاتا ہے کہ شاہ فرڈینڈ نے شاہ چارلس سے صلح کی شرائط پوچھی ہیں۔ اور شاہ چارلس نے جواب دیا ہے کہ میں امن اور دوستانہ کا خواہشمند ہوں اور یہ تجویز پیش کی ہے کہ صلح کی ابتدائی شرائط وہ طاقتیں عمل میں لائینگے جن کا اس معاملہ سے تعلق ہے

وائینا میں یہ احساس پھیلا ہوا ہے کہ جو تنازعات بلقانی ریاستوں کے درمیان ہیں وہ اب جلد فیصل ہو جانے کو ہیں۔ ایک نوٹ میں رومانیہ نے دول کو بتلایا ہے کہ میں فتح کا آرزومند نہیں ہوں۔

۱۸ جولائی سالونیکا۔ بتایا جاتا ہے کہ یونان اور رومانیہ میں کوئی اتحاد نہیں ہے۔ مگر یونان سرویا اور رومانیہ کے درمیان ایک کمل جنگی سمجھوتہ ضرور ہے۔ کسی قسم کا التوائے جنگ مقبول نہ ہوگا مگر صرف فاتحین کی جانب سے خاص خاص صلح کی شرائط معین کی جائینگی۔ اور اس پر صوفیہ میں دستخط کیا جائیگا شرائط کا منشا یہ ہوگا کہ بلقانیوں میں تعادل سیاسیہ قائم کیا جائے۔

جرمن میں ایک جنگی ہوائی جہاز برباد ہو گیا۔ دو سپاہی جو رسیاں پکڑے ہوئے تھے کچھ بلندی تک اوپر جاکر گرے اور ہلاک ہو گئے۔

کیوکیانگ واقع چین سے خبر آئی ہے کہ جنوبی لوگ پسپا کر دئیے گئے اور اب وہ بھاگے جا رہے ہیں اور ہتھیار ڈال رہے ہیں۔ اور شمالی باشندوں نے کیوکیانگ میں قلعے لے لئے ہیں۔

کلیسیائی خبریں

مکتی فوج کے مسٹر ہرہم ویل صاحب جو آجکل سیکنڈے نیویا میں دورہ کر رہے ہیں۔ فیصلہ کیا ہے کہ کوشش کر کے سویڈن ناروے۔ ڈنمارک اور فنلینڈ سے ایک ہزار مشنری ہندوستان۔ جاپان کوریا۔ اور افریقہ میں خدمت کرنے کے لئے بھیجیں۔

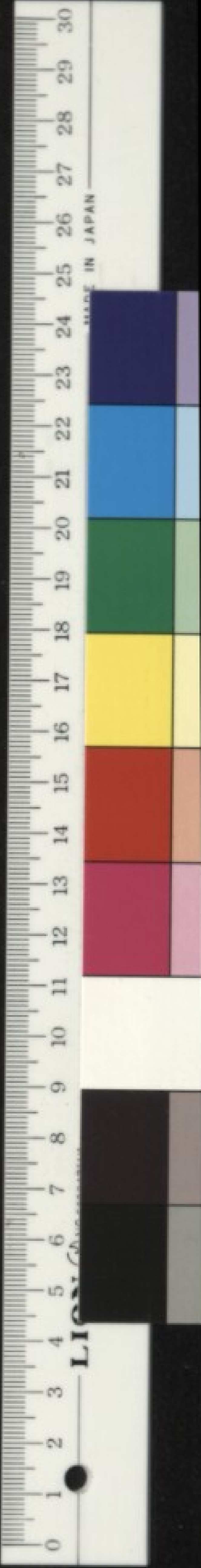
چین میں اب موقعہ اس قدر قیمتی اور بڑا ہے کہ اس وقت صرف سی۔ ایم۔ ایس ہی میں ۳۰۰ مشنری وہاں موجود ہیں۔

ویسلین میتھوڈسٹ اپنی مشنری صدسالہ صدسالہ جلسہ کرنے کے لئے ایک لاکھ پونڈ فراہم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور بپٹسٹ مشنری اپنی صدسالہ یادگار منانے کے لئے ڈہائی لاکھ پونڈ جمع کرنے کی کوشش کر رہے ہیں

سکاٹلنڈ کی نیشنل بائیبل سوسائٹی نے اپنی ۱۰۱ سال کے عرصہ موجودگی میں چالیس ڈیڑھ کروڑ لاکھ جلدیں مقدس نوشتوں کی خواہ پورا خواہ حصص تقسیم کی ہیں۔ معمولی گھاٹا اور زیادہ ایک نوشتے تقسیم کرنے کے راہ میں حایل ہیں۔

میڈیکل مشنوں کی ہر دلعزیزی اس بات سے ظاہر ہے۔ کہ مریض لوگ برضا و رغبت خوشی سے چندہ دیتے ہیں۔ دو ہسپتال ایسے ہیں جن کے اخراجات میں سے تیسرے حصہ سے زیادہ چندوں اور عطیات سے ملجاتا ہے۔ اور ایک ہسپتال ایسا ہے جسکو تمام اخراجات صرف کرنے کے بعد ایک ہزار پونڈ کام کو زیادہ ترقی دینے کے لئے بچ رہتا ہے۔

جنوبی امریکہ میں ۵۰ ملین (۵ کروڑ) کی آبادی ہے۔ جن میں سے ۲۰ فیصدی حرام کے ہیں اور ۵۰ فیصدی ناخواندہ ہیں یہ براعظم بے خدا اور بے مسیحیت ہے۔ رومن کیتھولک کلیسیا غافل ہے۔ وہ اس کی زیادہ ذمہ دار ہے۔ یہ مردہ روحوں کا براعظم کہلاتا ہے۔





ایڈیٹوریل نوٹس

ڈاکٹر ماٹ صاحب چین و جاپان میں

ڈاکٹر جے۔ آر ماٹ صاحب ایک بڑے مشہور و معروف آدمی ہیں جن سے ایک عالم واقف ہے۔ گزشتہ سال آپ نے ایڈنبرا کانفرنس کی کنٹینیوایشن کمیٹی کی طرف سے دنیا میں اشاعت مسیحی مذہب کی خاطر دورہ بھی کیا ہے اور اکثر ممالک میں انہوں نے اپنے مقدس مدعا میں نمایاں کامیابیاں بھی پائی ہیں۔ از انجملہ چین و جاپان میں جو انہوں نے کامیابی حاصل کی ہے وہ نہایت باتوقع اور مسرت سے پُر اور لائق تعریف و شکر گزاری آنخداوند تعالیٰ ہے۔ اُن کے ذریعہ سے صلح کا پیغام اور خوشخبری کا اعلان ان ممالک میں ہزاروں اور لاکھوں جانوں تک پہنچ گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ جب وہ چین میں وارد ہوئے اور ایک میٹنگ فراہم کی تو ۸۲۳۰ طلبا حاضر جلسہ ہوئے اور ان میں سے ۷۰۰۰ نے اپنے نام مسیحی متلاشیوں کی فہرست میں لکھوا دیئے اور بڑے زور سے یہ وعدہ کر لیا کہ ہم بائیبل ضرور پڑھا کرینگے۔ اور جس قدر تعلیم یافتہ لوگ چین میں کام کر رہے ہیں انکی تعداد تعلیم اور امداد کی خاطر اس مانگ اور ضرورت کے مقابل میں جواب اُن کے لئے ہے۔ بہت ہی کم ہے یعنی مسیحی معلم اور استاد بہت کم ہیں اور کام بہت ہی زیادہ اور مانگ بکثرت ہے۔ علاوہ اس میٹنگ کے ایک جلسہ اُنہوں نے پیکین میں اور دوسرا ٹیمپل آف ہیون یعنی آسمان کا مذبحہ میں فراہم کیا۔ یہ مقام سلطنت چین میں نہایت ہی مقدس ہے۔ اور یہاں ہی چینی شہنشاہ سال میں ایک مرتبہ شانگ تی یعنی حاکم اعلیٰ کے سامنے قربانیاں چڑھایا کرتے ہیں۔ اس موقعہ پر کالج کے نمائندہ بکثرت جمع ہوئے۔ اور مشن کے اختتام پر ۸۰۰ طلبا نے برضا و رغبت اپنے نام لکھکر اُن کے پاس بھیجدیئے۔ اور کہا کہ ہم متلاشی ہیں۔

جاپان میں جب ماٹ صاحب تشریف لے گئے تو وہاں بھی انہوں نے ایسی ہی کانفرنسیں منعقد کیں جیسی انہوں نے چین میں کی تھیں۔ ان میں نہ صرف جاپانی مسیحی شامل تھے۔ بلکہ نہایت ہی با اثر مشنریوں کا ایک جم غفیر حاضر تھا۔ اس وقت جاپانی لیڈروں نے اسبات پر زور دیا کہ اگر جاپانی سلطنت میں مسیحیت کو واجب اور مناسب طور پر قائم کرنا ہے تو لنگا تان اور امریکہ سے کم از کم چار سو مشنری اور ضرور آنے چاہئیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ تعداد مشنریوں کی جو اس مقدس اور ضروری کام کے لئے درکار ہے محض عام طور پر بالکل بیچو بیقین نہیں لگی ہے۔ بلکہ کیفیت کا اچھی طرح سے مطالعہ کرنے کے بعد یہ تخمینہ لگایا گیا ہے۔ یہ درخواست امریکن بورڈ میں پیش ہوئی۔ اور اب بورڈ ایسے جوانوں کی تلاش میں ہے۔ جو اس کام میں شریک ہونے کی لیاقت رکھتے اور مستعد ہیں۔ ڈاکٹر ماٹ صاحب کا خیال ہے۔ کہ جاپان میں جو مسیح کے کام کے سب سے بڑے وسایل ہیں اور جن وجوہات سے مسیحی مذہب کی ضرورت وہاں معلوم ہوتی ہے۔ اُن میں سے سب سے بڑی وجوہات یہ ہیں کہ اس ملک میں محض دنیاوی اور اس عقیدہ پر مبنی سرکاری تعلیم کا نظام جاری ہے۔ کہ ہم خدا کی بات نہیں کچھ جانتے ہیں اور نہ ہی کچھ جان سکتے ہیں۔ اُن کا یقین ہے کہ ہم اس سخت تاثیر میں اس کے خلاف کام کرنے کی سعی خاص اور بڑی وجہ سے اُمید رکھتے ہیں کہ جاپانی مسیحی طلبا کی تحریک عامہ سے ظہور میں آتا ہے۔

حال ہی میں جب ڈاکٹر ماٹ صاحب چنگنگ میں وارد تھے تو پریسیڈنٹ یوآن شیکائی کے ساتھ قریباً ایک گھنٹہ تک گفتگو کا ان کو موقعہ ملا۔ اور یہ سارا وقت مسیحی مشنوں کے تعلیمی کارگزاریوں پر اور اخلاقی تعلیمات پر بحث کرنے میں گزرا۔ پریسیڈنٹ صاحب موصوف نے نئی چین کے لئے راہ تیار کرنے میں جو مسیحی مشنوں اور اُن کی تاثیرات سے اثرات اور نتایج پیدا ہوئے ان کی بابت بڑی قدردانی اور پیار سے بات چیت کی اُنہوں نے طلبا کے لئے جو ینگ مینس کرسچن ایسوسی ایشن نے کام کیا اس پر اپنا بڑا بھاری استحسان ظاہر کیا اور فرمایا کہ یہ کام ان ازمائشوں کا مقابلہ کرنے میں جوان کو زندگی کے معاملات میں داخل ہونے پر گھیرتی ہیں مضبوط اور طاقتور بنانے میں بے غرضانہ حب الوطنی کو ان کے اندر منکشف کرنے میں بڑا ہی مفید اور عمدہ کام کیا ہے۔

دنیا بھر میں پروٹسٹنٹ مشنیں

ڈاکٹر لونس میئر صاحب

ایک مشہور عالم امریکن سٹیٹسٹیشین (اعداد و شمار کے محقق) ہیں انہوں نے ایک انگریزی ماہواری رسالہ "ریویو" میں ایک وسیع مضمون کے اندر پروٹسٹنٹ مشنوں کے ذیل کے اعداد و شمار دیئے ہیں۔

جن جن ملکوں سے فارن مشنری سوسائٹیاں نکلی ہیں صرف وہاں کی آمدنی

۱۹۱۱ء	۱۹۱۲ء
۲۵۲۹۰۷۴ ڈالر	۱۰۴۴۴۳۰ ڈالر

علاقہ جات میں سے آمدنی

۱۹۱۱ء	۱۹۱۲ء
۵۵۱۹۱۷۴ ڈالر	۷۵۰۲۲۵۶ ڈالر

علاقہ میں پروٹسٹنٹ مشنریوں کی کل تعداد

۱۹۱۱ء ۲۲۰۵۸ ۱۹۱۲ء ۲۴۰۹۲

دیسی کارندوں کی کل تعداد سنہ ۱۹۱۱ء ۸۸۳۰۹ سنہ ۱۹۱۲ء ۱۱۱۹۸۴

پروٹسٹنٹ شرکا کی تعداد سنہ ۱۹۱۱ء ۲۴۴۰۳۱۸ سنہ ۱۹۱۲ء ۲۶۴۴۱۶۰

کل تعداد پیرواں بمعہ شرکا عشاء ربانی

سنہ ۱۹۱۱ء ۴۵۴۵۵۸۷ سنہ ۱۹۱۲ء ۷۰۵۵۵۴۲۵

گزشتہ سال جو بالغ اور نابالغ زیادہ ہوئے۔ اُن کی کل تعداد

سنہ ۱۹۱۱ء ۱۵۲۲۱۶ سنہ ۱۹۱۲ء ۶۱۲۲۴۳۵

مذکورہ بالا مختصر تعداد و شمار سے بڑی عمدہ اور تسلی بخش اور شجاعت خیز ترقی ظاہر ہوتی ہے دعا ہے کہ تمام مشنوں کے کاموں میں دن دگنی اور رات چوگنی ترقی ہو اور اس خدائے ذوالجلال کی تعریف اور بزرگی زیادہ ہوتی جائے۔

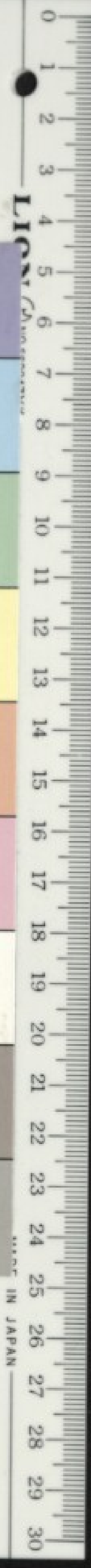
کنعان پر کس کا حق ہے؟

پولیٹیکل دنیا میں یہ عام افواہ ہے کہ یہودی لوگ ترکستان کو ایک قرضہ دینے پر ہیں اور ملک کنعان خریدنے کے درپے ہیں۔ مگر اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس پر حق کس کا ہے؟ کیا اب زمین مقدس فروخت ہو جائے گی؟ اس سوال کے جواب میں ہم استثنا ۱۲-۳۲: ۴۳ کا ملاحظہ کریں جہاں اس کو "اپنی زمین" یعنی خدا کی زمین کہا ہے۔ نیز دیکھو ۸۵: ۱ اور پھر یسعیاہ ۸: ۸ میں عمانوایل کی سرزمین کہا ہے۔" اور اس کے پروں کے پھیلاؤ سے تیری سرزمین کی ساری عرض اے عمانوایل ڈھنپ جائیگی" اور ہوسیع ۹: ۳ میں اُس کو "خداوند کی سرزمین" کہا ہے۔ اس ملک کی تواریخ ابرہام کی بلاہٹ کے وقت سے شروع ہوتی ہے جیسا کہ لکھا ہے "اور خداوند نے ابرہام کو کہا تھا کہ تو اپنے ملک اور اپنے قرابتیوں کے درمیان سے اور اپنے باپ کے گھر سے اس ملک میں جو میں تجھے دکھاؤنگا نکل چل" (پیدائش ۱۲: ۱) اور پھر خدا فرماتا ہے کہ "میں نے ان پر اپنا ہاتھ اٹھایا کہ انہیں مصر کی زمین سے اس زمین میں لاؤں۔ جو میں نے اُن کے لئے دیکھ کے ٹھہرائی تھی" (حزقی ایل ۲۰: ۶) اور جب ابرہام فی الواقع اس میں گیا اور وہاں خداوند کے لئے ایک قربانگاہ بنائی تو لکھا ہے کہ تب خداوند نے ابرہام کو دکھائی دے کے کہا کہ یہی ملک میں تیری نسل کو دونگا۔ (پیدائش ۱۲: ۷) اسی طرح یہ وعدہ دوسری مرتبہ خدا نے ابرہام سے کیا (ایضاً ۱۳: ۱۴ سے ۱۷) اور پیدائش ۱۷: ۸ میں یہ وعدہ تیسری مرتبہ کیا گیا۔ اور اُس کو "ہمیشہ کا عہد" کہا ہے۔ اور اس عہد کا نشان ختنہ دیا کہ "تم میں سے ہر ایک فرزند نرینہ کا ختنہ کیا جائے اور تم اپنے بدن کی کھلڑی کا ختنہ کرو۔ اور یہ اُس عہد کا نشان ہوگا جو میرے اور تمہارے درمیان ہے" (پیدائش ۱۷: ۱۰ و ۱۱) پس ہر ایک فرزند نرینہ جس کا ختنہ کیا گیا ہے۔ اُس دن سے لے کر آج کے دن تک اپنے جسم میں اس بات کا نشان اور ثبوت رکھتا ہے کہ میں اس سرزمین کا وارث ہوں اور یہ بھی ایک پر معنی اور غور طلب امر ہے کہ ہمارے خداوند کی پیدائش کے بعد آٹھویں دن جو اُن کا ختنہ کیا گیا تھا اور وہ اپنے اندر اس بات کا نشان اور ثبوت رکھتا تھا کہ وہ خود اس سرزمین کا وارث ہے۔ ممکن ہے کہ یہ زمین فروخت ہو جائے اور بہت سے حصوں میں تقسیم ہو کر منفردہ اشخاص کے ورثہ میں آ جائے۔ زمین خریدی اور اس میں جا بجا بستیاں آباد ہو رہی ہیں۔ مگر خداوند کا کلام کیا کہتا ہے "یہ کہ زمین ہمیشہ کے لئے بیچی نہ جائے کہ زمین میری ہے۔ اور تم میرے مسافر اور مہمان ہو" (احبار ۲۵: ۲۳) پس یہ خود خداوند کی زمین ہے اور اپنے مناسب وقت پر وہ وہاں ابرہام کی نسل کو پھر آباد کریگا۔ اور پھر کبھی اُن کو وہاں سے نکال نہ دے گا۔

چین میں افیون نوشی کا انسداد

ناظرین بخوبی واقف ہیں کہ چند سالوں سے چین کس قدر بیدار ہوا اور ترقی کر رہا ہے۔ اور اپنے اندر سے ہر ایک خرابی کو جو ترقی کی مانع اور سد راہ ہیں کیسی تن دہی اور خوبی کے ساتھ دور کر رہا ہے۔ منجملہ بیشمار خرابیوں کے جن کو چین نے دور کر دیا اور تا حال اُن کے دور کرنے میں ساعی و سرگرم ہے ایک افیون نوشی کی خرابی ہے۔ وہ افیون تمباکو کی طرح پیتے ہیں اُن کے جیسا افیون نوش دنیا میں کوئی بھی قوم نہ تھی اور نہ اب ہے اس خرابی کا انسداد سب سے اعلیٰ اور دلچسپ ہے۔ ایک جانب گورنمنٹ چین ہے۔ جو انسداد کے درپے ہے۔ دوسری جانب سوداگران افیون ہیں جو اس کے سخت خلاف ہیں۔ جب چین نے اپنی ملکی حدود کے اندر پوست کی کاشت کی سخت ممانعت کر دی تو افیون کے سوداگروں کی ایک جماعت نے جو بالخصوص ہندوستانی سوداگروں کی جماعت ہے ہندوستان سے افیون کی برآمد پر ایک اجارہ لیا۔ جب خود چین نے اپنی رعایا کے درمیان سے افیون کے استعمال کو دور کرنیکی کوشش شروع کی اور اس کی فروختگی کی ممانعت کر دی تو ان سوداگروں نے اپنی تجارت کو قائم رکھنے کے لئے ہر قسم کے ناجائز وسائل اختیار کئے اور بیجا ہتھیاروں پر اتر پڑے۔ مگر چین اپنی کوششوں میں ایسا کامیاب ہوا کہ عملی طور پر اب وہاں افیون کی کوئی منڈی نہیں ہے۔ لیکن یہ ہندوستانی سوداگر لگاتار ہندوستان سے افیون خریدتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس وقت بھی شنگھائی میں جہاں کوئی عام منڈی افیون کی نہیں ہے۔ ان کے پاس تخمیناً چھ کروڑ ڈالر یعنی ۱۸ کروڑ روپیوں کی افیون موجود ہے۔ اور انہوں نے برٹش گورنمنٹ کو ترغیب دی ہے کہ ان کی خاطر اس معاملہ میں دخل دیں اور چین پر اس بات کا زور ڈالیں کہ وہ ان کے لئے افیون کی ایک منڈی کھول دے۔ یہ سوال اگرچہ بہت ہی پیچیدہ ہے تو بھی ایک ذریعہ کے ذریعہ سے چین پر اس بات کے بارے میں دباؤ ڈالا گیا ہے مگر باوجود اس فیصلے کے برطانیہ عظمیٰ کا منشا اس عہدنامہ سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ برطانیہ انسداد افیون نوشی کے معاملہ میں چین کو اس قسم کی امداد دینے پر تیار ہے۔ سوداگران افیون اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ چین کو بالکل اختیار نہیں کہ ۱۹۱۷ء سے پہلے وہ اپنی رعایا کو ہندوستانی افیون استعمال کرنے سے روکے تاوقتیکہ وہ اپنی ملکی حدود کے اندر پوست کی کاشت کی قطعی ممانعت نہ کر دے اور چونکہ کوئی شخص اس بات پر اعتراض نہیں کر سکتا کہ قوم ایسی چیز کی تجارت کو اپنی حدود کے اندر فروغ نہ دے اور چونکہ چین نے افیون کی کاشت اور استعمال کا انسداد کرنے میں بڑی سنجیدگی اور سعی سے کام لیا ہے۔ اسلئے یہ امر مسیحی مذہب کے رو سے عجیب ہے کہ اس کی موجودہ حالت سے فائدہ اٹھائے۔ اور ہندوستانی افیون کا چینی ملک میں رواج دے۔ افیون کے انسداد میں چین نے جو جدوجہد کی ہے وہ اس ایک قانون سے بخوبی ظاہر ہے جو اس نے اپنی رعایا کے لئے نافذ کر دیا کہ جو کوئی شخص افیون کی کاشت کرے یا اُسکو بیچے یا استعمال کرے وہ قتل کیا جاوے گا۔

"الفضل"۔ اس نام کا ایک نیا اخبار حال ہی میں زیر ایڈیٹری صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مرحوم قادیان ضلع گورداسپور سے نکلنا شروع ہوا ہے ابھی تک ۵ - ۶ نمبر نکل چکے ہیں کاغذ لکھائی چھپائی اچھی ہے۔ ۲۰×۲۶ کے ۱۶ صفحوں پر ہے قیمت للعہ سالانہ ہے۔ اسکا طرز اور سارا ڈھنگ قادیانی بدر اور الحکم ہی کا ہے مقصد بھی وہی معلوم ہوتا ہے جو انکا ہے۔ غیر مرزائیوں سے الجھنا آپ کا شیوہ ہے۔ جو ہر مذہبی اخبار کا طرز ہے تاحال یہ تعریف کی بات ہے کہ ابھی تک بد زبانی اور بد تہذیبی کے زینہ پر نہیں چڑھے۔ اگر یہی حالت رہا تو بہت



تبت کا ایک قدیم مسیحی راجہ

پنجاب کی ہسٹاریکل سوسائٹی کے ایک جلسہ میں جو حال ہی میں منعقد ہوا تھا اُس میں مسٹر جی ہیکو رتھ بنگ صاحب آئی سی۔ ایس۔ اے تبت کی آثار قدیمہ کی تحقیقات کی بابت ایک نہایت دلچسپ اور مفید مطلب مضمون پڑھا تھا۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ تبت میں مسیحی مذہب سب سے پہلے ۱۶۲۴ء میں گیا۔ مسیحی مذہب کے اس جگہ پھیلانے والے وہی اور لاہور کے رومن کیتھولک فادر تھے۔ کہتے ہیں کہ فادر انٹونیو ڈے انڈریڈا ماہ مارچ ۱۶۲۴ء میں ایک اور فادر اور دو ہمراہیوں کو لے کر بغرض اشاعت مذہب مسیحی روانہ ہوا اور پندرہ دن کے سفر کے بعد سرینگر واقعہ ریاست ٹیہری گڑھوال میں پہنچے۔ اُن کا راستہ بدری ناتھ اور گنگا کے منبعوں کے کنارے کنارے تھا اور برفانی مشکلات جھیلتے ہوئے اُن دروں سے گزرے جہاں سے دریائے گنگا نکلتا ہے۔ اور آخر کار مغربی تبت میں اُس جگہ وارد ہوئے جہاں سے ستلج کا نکاس ہے۔ اب وہ صوبہ گرگے میں پہونچ گئے۔ جو اس راجہ کا علاقہ تھا جس کا دارالخلافہ شہر تساپرنگ تھا۔ اور جو تین منزل دور ہے۔ اُن کو دیکھتے ہی شہر میں بڑا اشتیاق اور جوش پھیل گیا۔ راجہ نے اُن کے استقبال کے لئے قاصد بھیجے اور سارا شہر اُن کی طرف متوجہ ہو گیا۔ رانی خود محل کے جھروکے سے اُن کی طرف شوق سے تاکنے لگی۔ پس یہ مسافر راجہ صاحب اور رانی صاحبہ کے حضور میں لائے گئے اور ملاقات ہوئی۔ راجہ صاحب بعد ازاں اپنے روزانہ مذہبی مباحثہ میں مشغول ہوا جب ۲۵ دن گزر گئے تو فادروں نے اعلان کر دیا کہ اب ہمیں واپس جانا ضروری ہے۔ راجہ نے صرف اسی شرط پر اُن کی واپسی منظور کی کہ قسم کھلوائی کہ دوسرے سال ضرور واپس آئینگے۔

فادران مذکورہ بالا کے اثنائے قیام میں راجہ صاحب موصوف کی جانب سے اُنکو پورا اختیار دیا گیا تھا۔ کہ وہاں کے باشندوں کو اپنے مذہب و حرم کا پرچار کریں۔ اور ساتھ ہی یہ حکم راجہ کی طرف سے ناطق ہوا کہ جو شخص ان کو تکلیف پہونچائیگا سزا پائیگا اور حکم دیا کہ پیارا تھا کا ایک گھر بنانے کے لئے اُن کو جگہ معہ دیگر سامان اخراجات کے اُن کو دیا جائے۔ الغرض وعدہ کے مطابق ڈے انڈریڈا ۱۶۲۵ء میں موسم بہار کے وقت پھر تبت کو واپس گیا۔ جس وقت تک وہ تبت سے غیر حاضر رہا اُس عرصہ میں تساپرنگ کی فوج کو اپنے دشمن کے مقابلہ میں بڑی بھاری کامیابی ہوتی رہی۔ اور سبھوں نے اس کامیابی کو فادر مذکور کی آسمانی تاثیر سے منسوب کیا جو اس کے خیال حال تھی۔ کیونکہ ایک جنگ میں اُن کا کمانڈر انچیف اپنے سینہ پر وہ صلیب لگائے ہوئے میدان جنگ میں گیا تھا جو اس وقت جیسوئٹ پادری نے انہیں دی تھی اُسی کی برکت سے اُنہیں فتح نصیب ہوئی تھی۔ اس کے بعد اچھبھی ایک مہم پر گیا۔ اور جب بڑی بھاری فتح کے ساتھ واپس آیا تو وہ اس نئی تعلیم کی جانب ایسا متوجہ اور اُس پر عاشق ہو گیا تھا کہ لامہ لوگ بھی نہایت حیران اور خوف زدہ ہو گئے تھے۔ اور لامہ لوگ اس کو اپنے ہی راہب خانہ میں لے گئے۔ اور اس کو اپنے مذہب کی تعلیمات دینے اور سمجھانے لگے یہی عمل اُنہوں نے کئی ہفتوں تک کیا۔ مگر راجہ برابر کہتا رہا کہ میں تو اکثر اوقات ڈے انڈریڈا ہی کو اپنے ساتھ اپنے کمرہ میں دیکھتا رہتا ہوں۔ مناسب وقت پر ایک گرجا اس جگہ بننا شروع ہو گیا۔ بنیاد رکھنے کے ایک ہی دن بعد یہ خبر پہونچی کہ راجہ کے لشکر نے ایک اور نمایاں فتح پائی ہے۔ اور اُس کا بڑا بھاری دشمن ٹیہری کا راجہ فوت ہو گیا ہے۔ پس یہ گرجا بڑی اور غیر معمولی جوش سے تعمیر ہونا شروع ہو گیا اور آخر کار کام بڑی عمدگی سے ختم ہو گیا۔ لامہ لوگ اس کو نفرت کی نگاہوں سے دیکھا کرتے تھے۔ اور اُس کی یہی وجہ تھی کہ جب گرجے کی تعمیر کے شہتیروں اور کڑیوں کی ضرورت پڑی تھی تو راجہ نے وہ محل منہدم کروا کر لکڑی مہیا کر دی تھی۔

اس گرجے کی تعمیر کے بعد ڈے انڈریڈا گوا کو واپس آ گیا مگر اُس نے اس کام کے لئے اور بہت سے فادر اُن کو تبت میں روانہ کر دیا تاکہ اُس کی امداد ہو۔ راجہ کے بھائی کی وفات کے بعد جو ایک بڑا لامہ تھا، راجہ اور اُس کے سالے نے جنہوں نے آپ بپتسمہ پایا تھا اپنے آپ کو لاماؤں سے بالکل آزاد کر لینے کا قصد کر لیا اور راجہ نے لاماؤں کی جائیداد ضبط کر لی اور ان کے راہب خارج کر کا ٹھا اور ڈھانا شروع کر دیا اور یہ حکم جاری کر دیا تھا کہ لامہ لوگ شادی کریں۔ یہ آخری حکم اُن کے لئے بہت ہی مشکل تھا۔ اس لئے مارے غصہ کے لاماؤں نے لداخ کے راجہ کے پاس اس امر کی اپیل کی۔ یہ راجہ لداخ اس وقت تمام مغربی تبت کا مہاراجہ ادھیراج تھا قریب ۱۶۲۹ء کو وہ ایک بڑی فوج لے کر روانہ ہوا اور مقام گوگے کا محاصرہ کر لیا اور چند مہینوں کے بعد اس کو صلح کر لینے پر مجبور کر لیا۔ کیونکہ تساپرنگ کی رعایا نے دھوکے سے اس کو دشمن کے حوالہ کر دیا تھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ راجہ کی ملکی طاقت بہت کم ہو گئی۔ جو لوگ مسیحی ہو گئے تھے وہ پھر گئے اور جیسوئٹ لوگ رفتہ رفتہ وہاں سے ہندوستان کو واپس آ گئے۔ مسٹر سیکو رتھ بنگ نے بتایا کہ جب میں گزشتہ سال تساپرنگ گیا تو وہاں میں نے کوئی مسیحی نہیں پایا۔ جو راجہ مسیحی ہو گیا تھا اُس کا نام ٹچود کپو تھا۔

چین میں یونیورسٹی

چین میں جہاں اور شعبہ جات سے ترقی نئے شد و مد کے ساتھ ہو رہی ہے۔ وہاں تعلیم کی جانب بھی بڑی سرگرمی سے کوششیں عمل میں آ رہی ہیں اور لوگوں کا شوق علوم و فنون کی سمت بہت بڑھ رہا ہے۔ چنانچہ وادیٔ یانگسی واقعہ چین میں ایک یونیورسٹی بنانے کی تجویز ہو رہی ہے اور اس امر میں عموماً تمام کوششیں ہی ہیں یہ یونیورسٹی انگلستان و امریکہ کے آدمیوں کے درمیان ہوگی۔ اس کل ملک میں طبیب بھی بہت کم ہیں۔ اور شاید ہی کوئی لائق سرجن مل سکتا ہے۔ اس سبب طبی مدرسوں کی اشد ضرورت ہے۔ اسی ضرورت کو محسوس کر کے ایک مشہور و معروف سرجن اپنے کام سے دست بردار ہوتا ہے۔ ایک بڑی بھاری رقم اور اپنی جائیداد کا ایک بڑا حصہ اسی مطلب سے دے رہا ہے کہ اس ملک کے مرکز میں اسی قسم کا ایک عظیم الشان کالج کھولا جاوے ہم خداوند سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اپنے اس کھیت میں بہت سے طبی خادم کام کرنے کے لئے۔ اُن کی ضروریات مہیا کرنے کے لئے بہت سا روپیہ بھیجے۔ اور وہ خود اُن کے ساتھ مل کر کام کرے جیسا اُس نے آسمان پر جاتے وقت اپنے شاگردوں سے وعدہ کیا تھا۔

مراسلات

ایک سے اکیس تک

یہی عمر کا بہترین وقت ہے۔ کیونکہ یہ نشوونما کا زمانہ ہے۔ جبکہ جسم و دماغ کا ہر ایک رگ و ریشہ اثر پذیر ہوتا ہے۔ اس عہد میں باقی عمر کی وہ ساری لیاقتیں چھپی ہوتی ہیں جو پیچھے ظاہر ہونگی۔ یہ تیاری کا زمانہ ہے جس میں وہ قوتیں پیدا ہوتی ہیں جو آئندہ زندگی میں کارآمد ہونگی۔ یہ عمر کا بیج بونے کا وقت ہے۔ اور اسی سے ہر ایک شخص کے آئندہ مذاق۔ عادات۔ چلن اور انجام کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ کون ہے جو زندگی کی بہار کے ان پہلے سالوں کی قیمت کا اندازہ کرسکتا ہے؟ علاوہ ازیں ہمارے ملک اور کلیسیا کی آئندہ بہبودی موجودہ نسل کے بچوں کی تربیت پر منحصر ہے مگر ساتھ ہی یہ اندیشہ ہے کہ والدین اور استاد بچوں کی طبیعت اور تربیت کا باقاعدہ مطالعہ کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔ بسا اوقات بچوں کی پرورش کی نسبت پودوں اور حیوانوں کی عمدہ نسل کے لئے زیادہ کوشش کی جاتی ہے۔ ہمیں بچپن کی اس گوہر کی سمجھ کر قدر کرنی چاہئے۔ بچوں کی حالت سے اچھی طرح واقف ہونا چاہئے۔ اُن کے خیالات کو پوری طرح سے سمجھ کر تعلیم اور تربیت ہر ایک کی لیاقت اور طبیعت کے مناسب دینی چاہئے۔ یاد رکھو ہر ایک بچہ یا تو چھپا فرشتہ ہے۔ یا چھپا شیطان ہے۔ والدین اور استادوں پر یہ بڑا بھاری فرض ہے۔ کہ ہر ایک بچے کی اس طرح سے رہبری اور حفاظت کی جائے کہ ان کے سامنے چال چلن کے سب سے اعلیٰ نمونے رکھے جائیں جو کہ اُن کو خوشحالی اور راستبازی کے رستہ پر چلائیں۔ سبت کے سبقوں اخلاقی اور روحانی سچائیوں کو محبت آمیز اور دلچسپ طریقے سے استاد اپنے شاگردوں کے دلوں میں بٹھلانے سے ایک اعلیٰ درجے کا کام اور کمال تربیہ کرسکتے ہیں۔ قانون فطرت کا ایک اصول ہے کہ بدن ہر سات سال کے بعد کلی تبدیل ہوجاتے ہیں اور ہر ایک موقعہ پر نمایاں تبدیلی ظہور میں آتی ہے۔ اسی واسطے میں اپنے مضمون ایک سے اکیس سال کو تین سات سالہ عرصوں پر تقسیم کرتا ہوں یعنی بچپن۔ لڑکپن اور جوانی۔

ا۔ بچپن۔ اس عہد میں عمر کے پہلے چھ یا سات سال شامل ہیں اور میرا خیال ہے کہ سات سال کی عمر تک کے بچے کو نہ تو باقاعدہ سکول میں داخل کرنا چاہئے اور نہ کسی باضابطہ دستور العمل کی قید لگانی چاہئے۔ اور نہ ہی اس کو کتابیں پڑھنا سکھلانا چاہئے اپنے جسمانی قوائے اور حواس کے استعمال سے وہ سب ضروری علم اور تعلیم حاصل کریگا۔ دماغ کو جسم کے مقابلے میں جلدی پرورش کرنا اچھا نہیں۔ سبت سکول میں سات سال سے کم عمر کے بچوں کو اگر ہوسکے تو علیحدہ کمرے میں بٹھانا چاہئے اور ان سے خاص سلوک رکھنا چاہئے۔ یاد رکھو کہ اس زمانے میں بچے کا جسمانی پہلو افضل ہے۔ اور اسی وقت میں صحت خوشی اور کارآمدگی کی جسمانی بنا رکھی جاتی ہے۔

۱۔ اب ہم اس عہد کی خصوصیات کی طرف رجوع کرتے ہیں چلبلاہٹ۔ اَن تھک چستی۔ بے حد حدت اور شوخی۔ بچے اس عمر میں کبھی سست نہیں بیٹھتے۔ بندر کی طرح ہمیشہ ستاتے اور سیلابازی کرتے ہیں۔ شور خرابہ کے مشتاق ہوتے ہیں ہمیشہ درختوں پر چڑھنا کودنا۔ بازوؤں اور ٹانگوں کو ادھر اُدھر ہلانا۔ چیخنا۔ چٹکی لینا کھینچا کھینچی کرنا۔ خرمستی۔ گھر سے بھاگ جانا۔ ماں کو بے حد ستانا۔ اُن کی طبیعت کا خاصہ ہوتا ہے سچ تو یہ ہے کہ اسی طریقے سے وہ مضبوط ہوتے ہیں۔ اور یہی اُن کا طریقہ تعلیم ہے۔

۲۔ یہی وقت تو علم کے حاصل کرنے ہضم کرنے کا ہے چھوٹا بچہ ہر ایک چیز کو چھونے چکھنے سونگھنے اور دیکھنے کا مشتاق ہوتا ہے۔ اکثر فہمائش کی جاتی ہے کہ فلاں چیز کو مت چھوؤ مگر وہ باز نہیں رہ سکتا۔ اس کے گویا سر ہاتھ اور سر آنکھیں ہوجاتی ہیں۔ وہ ایک ٹیلیفون۔ فونوگراف اور گراموفون کی مانند ہے۔ اور ہمیشہ بے شمار تاثیروں سے متاثر ہوتا ہے جو کہ اس کے دماغ میں ایسے نقش ہوجاتے ہیں کہ مشکل سے مٹ سکتے ہیں۔

۳۔ یہ وہ زمانہ ہے جبکہ دریافت کا بے حد شوق ہوتا ہے چھوٹا بچہ سب کچھ معلوم کرنا چاہتا ہے۔ اس غرض سے سوال پر سوال کرتا ہے۔ چونکہ بچے نے ہر ایک چیز کو سیکھنا ہے۔ اسی واسطے خدا تعالیٰ نے ہر ایک چیز کو سیکھنے کا شوق اُس کے دل میں پیدا کردیا ہے۔ بچے کے لئے دنیا عجائب اور دلکش اشیا سے معمور ہے۔ یہ ایک کباڑیے کی دوکان یا ایک عالیشان عجائب گھر کی مانند ہے جو کہ عجائب و غرائب سے پُر ہے۔ اسی واسطے وہ سب طرف ہاتھ مارتا ہے۔ اور نیکی بدی کی پہچان کے پھل کو کھانا چاہتا ہے۔ اور یہی باعث ہے کہ وہ چیزوں کو توڑنے پھوڑنے سے باز نہیں رہتا وہ معلوم کرنا چاہتا ہے کہ اشیا کیسے بنی ہیں۔ ہمیں تحمل کرنا چاہئے کیونکہ اسی طریقے سے اُس کے قوائے ترقی پاتے ہیں۔

۴۔ یہ وہ وقت ہے جبکہ قوت خیال اور قوت حافظہ بہت تیز ہوتی ہیں۔ اسی واسطے بچہ چیزیں یاد کرنے کا شائق ہوتا ہے۔ اور عجیب و غریب کہانیاں سننے کا مشتاق ہوتا ہے۔ اسی واسطے ہی وہ اپنے بڑوں کی نقلیں لگاتا ہے۔ اور مختلف کھیلوں سے ایک تماشہ بناتا ہے۔ اور اُن کا یقین کرتا ہے۔ یہی بات جانوروں کی نقلوں یعنی گڑیوں اور کھلونوں کے شوق کو ثابت کرتی ہے۔ بچہ اُن کو زندہ خیال کرتا ہے اور دل سے پیار کرتا ہے۔

۵۔ بچپن ہی سب سے مقدم ایمان کا زمانہ ہے۔ جو بات بتائی جائے اس کا یقین کرتے ہیں۔ اسی واسطے جو کچھ ہم اُن کو بتائیں اس کا کامل خیال رکھنا چاہئے۔ سبت سکول کے استاد کو بچے کی مذکورہ بالا خصلتوں کو سمجھنا چاہئے۔ اور تعلیم کے وقت اُن کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ سبق کہانیوں کی صورت میں ہونے چاہئیں۔ اور جہاں تک ممکن ہو ان کو دلچسپ بنایا جائے۔ اور نمونوں سے سکھلایا جائے۔

جہاں تک ہوسکے شاگردوں کو کھیلوں اور دیگر ورزشوں میں مشغول ہونے کا موقعہ دیا جائے۔ جن میں وہ اپنے بازوؤں اور ٹانگوں کو ہلا سکیں اور استعمال کرسکیں۔ تصویروں اور



نقشوں کا استعمال ایسا ہی ہونا چاہئے۔ جیسا کہ باجے اور کہانیوں کا۔ بچے کے ساتھ مہربانی اور ہمدردی کا ایسا سلوک ہونا چاہئے۔ کہ وہ متوجہ اور فرمانبردار ہو جائے۔ اور محبت کرنے لگ جائے۔ علاوہ ازیں بچے کا یکا ایمان ایک ایسا موقعہ دیتا ہے کہ ہم خدا کی طاقت اور دانائی اور مسیح کی محبت کی بعض سچی باتیں اس کے دل پر نقش کر سکتے ہیں۔ خبردار خدا کی بابت کچھ ٹھٹھا علم نہ دیا جائے۔ اور خصوصاً خوف کی باتوں سے بالکل پرہیز کیا جائے۔ خدا کو ہمیشہ آسمانی باپ اور محافظ اور مسیح کو پیارے دوست سے انقاب کرنا چاہئے اور جب بچے کے دل پر اسباب کا اثر ہو جاتا ہے تو فوراً ہی اپنا دل خداوند مسیح کو دے دیتا ہے۔

عہد ثانی یعنی لڑکپن۔ یہ زمانہ آٹھ سے پندرہ سال تک ہوتا ہے۔ یہ وہ زمانہ ہے جبکہ خوشی کی بھرمار ہوتی ہے۔ تجربے کی کمی بغیر روک کے ہوتی ہے۔ زندگی تکلفات سے بری ہوتی ہے آرزوؤں کا کھیت سرسبز ہوتا ہے مستقبل امیدوں سے بھرا ہوتا ہے۔ گہری محبت اور دوستی کا زمانہ ہوتا ہے۔ یہ وہ زمانہ ہے کہ دنیا میں ابھی تک کھیل کود کا سیلان ہوتا ہے مگر ساتھ ہی سکول کا کمرہ بھی دکھائی دیتا ہے۔ تربیت و تعلیم زور سخت اور باقاعدہ ہو جاتی ہیں مطالعہ قدم کو آگے بڑھاتا ہے۔ یہی پہلا وقت ہے جبکہ عادات پختہ ہوتی ہیں۔ اور ترقی کے ہر ایک زینہ پر قدم اٹھایا جاتا ہے۔ جسم قدسے محنت کش اور طاقتور ہو جاتا ہے۔ لہذا ہر نوع کے بچے ایسے شغلوں کے شائق ہو جاتے ہیں جن میں کافی ہنر اور طاقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ لڑکے اپنی بہادری اور چالاکی کے دکھانے کے خواہاں ہوتے ہیں اور ہمیشہ عجیب اور حوصلہ طلب مہموں کے سر کرنے کی دھن میں لگے رہتے ہیں۔ دماغی قوے بھی زیادہ تیز اور طاقتور ہو جاتے ہیں۔ قوت حافظہ اور قوت خیال مضبوط اور تیز ہو جاتی ہے۔ یہ ہمسری اور مقابلے کا زمانہ ہے۔ یہ وہ زمانہ ہے جبکہ آپس کا میل جول بہت بڑھ جاتا ہے اور اپنے ہم عمروں سے گہرے لگاؤ کی خواہش ہوتی ہے۔ یہ گرم صحبتیں برائی یا بھلائی کا بڑا اثر رکھتی ہیں۔

سبت سکول میں آٹھ سے ۱۲ سالہ عمر کے لڑکے فریق اولے اور بارہ سے پندرہ سالہ درمیانی فریق میں شامل ہوتے ہیں استادوں کو اسباق کی طرف خاص توجہ رکھنی چاہئے کہ وہ اپنے سبقوں کو پیشتر سے تیار کریں اور اپنے شاگردوں کے سامنے جبکہ قوے نہایت تیز اور حواس آسانی سے موثر ہو سکتے ہیں سب سے اچھے طریقے میں پیش کریں۔ نیز استادوں کو مشغلہ اور کھیل کود کی خواہش کو جو کہ اس عمر میں نمایاں ہوتی ہے۔ ہمدردی کے ساتھ دیکھنا چاہئے۔ اور اسی طرح سے اپنے شاگردوں کی الفت کو حاصل کر کے اُن کی پیروی کے لئے اعلے نمونے پیش کرے۔ مشہور مردوں اور مستورات کی سوانح عمریاں۔ بائبل کے قصے لڑکوں کی دلچسپی کے لئے کافی ذخیرہ ہیں۔ خصوصاً خداوند مسیح کا ایک روشن نمونہ اور سب سے اعلے بہادرانہ قابل تعریف چلن۔ پیش کرنا چاہئے۔

سبت سکول کے کتب خانہ میں بہترین درسی کتابیں رکھنی چاہئیں۔ بائبل کے چیدہ مقامات ازبر کرانے اور دہرانے چاہئیں اور سوال و جواب کا سلسلہ قائم رہنا چاہئے۔ وقتاً فوقتاً بد عادات۔ بری صحبت فحش کتابوں وغیرہ پر گفتگو کرنی ضروری ہے۔ مطالعہ انجیل اور ظلمتی دعا کی طرف رغبت دلانا چاہئے۔ طلبا کو اپنے سبقوں میں سوالات کے جوابات۔ کتابوں کے اقتباس انجیل کے فقرے لکھنے میں ضرور حصہ لینا چاہئے۔ سب سے بڑھکر اسباق کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہی وقت ہے جبکہ مسیحی زندگی کے ضروری اصول طلبا کے دل کی تختی پر نقش ہو سکتے ہیں۔ اور یہی بہترین وقت ہے جبکہ ہم اُن کی محبت اور فرمانبرداری کو خداوند مسیح کی طرف پھیر سکتے ہیں۔ اور اُن کو عشاء ربانی میں شامل ہونے کے لئے تیار کر سکتے ہیں۔

عہد سوم۔ پندرہ سے اکیس برس تک۔ یہ جوانی کے دن ہیں اور اکثر صورتوں میں عمر کا سب سے نازک حصہ ہے۔ یہی وقت ہے جبکہ نشیب و فراز اور پیچ پیچ عجیب خیالات خودسر ارمانوں عمیق چاہتوں۔ جوانی کی ترنگوں۔ زبردست جذبات۔ دلسوز آرزوؤں کا ہجوم ہو جاتا ہے۔ یہی پورے انسان بننے کی دہلیز ہے۔ تیرگی سے آزادگی کی طرف انتقال ہوتا ہے تنگ خیالی کا خاتمہ اور فراخدلی کا شروع ہے۔ کچاپن سے پختگی کا زمانہ آتا ہے اور زندگی کے فرائض زیادہ سنجیدگی سے دیکھنے کا شروع ہے۔ اور عموماً زندگی کے آئندہ روش اور زندگی کے کام کے قطعی فیصلے اور انتخاب کا موقعہ ہے۔

۱۔ جسمانی۔ دماغی۔ روحانی قوے کی ترقی بہت تیز ہوتی ہے طبائع بہت نازک ہوتی ہیں کھیل کود کا بڑا شوق ہوتا ہے دونوں زوجوں کے رشتے میں تبدیلی نمودار ہوتی ہے۔ اس وقت بہت سے خوفناک اسباب موجود ہوتے ہیں اور بدراہی پر چلنے کی ترغیبات بہت ہوتی ہیں۔ حکومت کی قید بری معلوم ہوتی ہے۔ نکتہ چینی اور ملامت سے نفرت ہوتی ہے۔ اپنی بات کے پاس کا کمال شوق ہوتا ہے اور دوسروں سے تعریف کرانے کی بڑی آرزو ہوتی ہے۔ شباب میں انسان حد سے گزرنے کے خطرے میں ہوتا ہے۔ اور اپنے آپ پر قابو نہیں پا سکتا۔ دل میں اعلے اعلے امنگیں پیدا ہوتی ہیں۔ بنی نوع انسان کی خدمت گزاری۔ دوسروں کے واسطے اپنا نقصان اُٹھانے کا جذبہ بڑی بڑی کامیابیوں کی خواہیں روح کو محرک کرتی ہیں۔ بسا اوقات جوان آدمی اور عورتوں کے مذہبی اعتقاد شکوک سے جنبش کھا جاتے ہیں یا ایک بڑی روحانی لڑائی پیدا ہو جاتی ہے۔ رفتہ رفتہ وہ مضبوط اور مستقل ہو جاتے ہیں اور آخرکار اسباب کا فیصلہ کر لیتے ہیں کہ زندگی میں کس راستہ پر چلنا ہے۔

پر سبت سکول کے طلبا کے لئے اس وقت کیا ہو سکتا ہے۔ یہ امر بالکل ظاہر ہے کہ جوان مردوں اور جوان عورتوں کے ساتھ برتاؤ میں ایک خاص دانائی اور حکمت کی ضرورت ہے۔ اُن کے ساتھ عزت کا برتاؤ کرنا ہوگا۔ اور استادوں کو ان کی فرمانبرداری اور پیار حاصل کرنا ہوگا۔ اُن کو دبایا نہیں جا سکتا ان کی رہبری تو ضروری ہے۔ مگر ایسے طریقے سے کہ ان کو معلوم نہ ہو۔ اُن کے شکوک اور خودسری کے موقعوں پر تحمل سے اُن کی امداد کرنی چاہئے۔ اور اُن کی مشکلات کو حل کرنے اور ان کی لغزشوں کے رفع کرنے میں پیار کے ساتھ مدد کرنی چاہئے۔ استاد کو اپنے شاگردوں سے دوستانہ اور

اور مہمانہ رہنا چاہئے۔ نیک نصیحت اور اچھی کتابیں بڑی مدد دیتی ہیں۔ جو شاگرد اوروں سے آگے ہیں ان کو دوسروں کی کچھ نہ کچھ خدمت کرنے کی طرف اور کچھ نہ کچھ مذہبی کام اپنی کلیسیا یا قوم کے لئے کرنے کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے اکثروں سے چھوٹے بچوں کے پڑھانے کا کام لینا چاہئے۔ اور اس صورت سے تعلیم دی جانی چاہئے۔ کہ وہ اپنے آپ کو کلی طور پر مسیح کے سپرد کردیں اور اس طرح سے اس سخت میدان جنگ سے جو عمر کے اس نازک حصہ میں واقع ہوتے ہیں فتحمند نکلیں۔ کیا ہی مبارک ہے۔ روحوں کو اس زندگی اور ابد کے صحیح فیصلہ کرانے کے لئے رہبری کرنیکا حق

راقم:۔ پادری جے۔ ایچ آرسن جالندہر شہر۔

ضرورت

ایک تربیت یافتہ تجربہ کار مسیحی استاد کی ضرورت ہے جو کہ پانچویں کلاس تک پڑھا سکے۔

ایک جنٹ کے محاصرہ شدہ تعصب کی چھوٹی قوم کے بچوں کے لئے ایک نئے سکول کا چارج لینے کے قابل ہو۔ اور تحریر کرے کہ شروع میں کیا تنخواہ لیگا۔ درخواستیں مع نقول سرٹفکیٹ منفصلہ ذیل پتہ پر آنی چاہئیں۔

پادری۔ اے۔ ٹی ڈگسی۔ سی۔ ایم۔ ایس گوجرہ۔

ضرورت ۳/۲

نیشنل مشنری سوسائٹی آف انڈیا کے لئے (سہارنپور) کے علاقہ میں دو ایسے مسیحی کارندوں کی ضرورت ہے جو کم ازکم سیکنڈ گریڈ کا درجہ رکھتے ہوں۔ شادی شدہ۔ سرگرم تجربہ کار خود انکار ہوں اور ملک کی خدمت دیہات میں کرنے کے لئے خوشی سے طیار ہوں اگر کارندے ٹرینڈ ہوں تو اور بھی بہتر تنخواہ وغیرہ کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت حسب لیاقت کیا جائیگا۔ درخواستیں مع اسناد ذیل کے پتے پر ماہ اگست کے شروع میں آنی چاہئیں۔

ڈی۔ ٹی۔ ولیم میلیس۔ مشن کمپونڈ۔ سہارنپور۔

بادشاہ کی آمد

گزشتہ سے پیوستہ

چھٹا باب

اِن دنوں میں مریاں نہایت ہی خاموش اور سنجیدہ نظر آتی تھی۔ اور کومودنی یہ سمجھ کر کہ وہ میرے والد کے لئے ماتم کر رہی ہے۔ متعجب نہ ہوئی۔ لیکن جب چند ہفتے گزر چکے تھے اور اس کے چہرے پر اُداسی کا بادل چھاتا جاتا تھا۔ وہ خیال کرنے لگی کہ کوئی اور سبب بھی ہے۔ ایک روز کا ذکر ہے کہ یہ دونوں اکیلی بیٹھی تھیں اور کومودنی اپنے مریضوں کا روزنامچہ لکھ رہی تھی کہ اس کو معلوم ہوا کہ مریاں آبدیدہ ہو رہی ہے۔ اس نے وہ فوراً اپنا کام چھوڑ کے اُس کے پاس گئی اور اُسے گلے لگا کر کہا۔ عزیز بہن آپ کیوں اس قدر رنج کرتی ہیں؟ البتہ دل بیکلی نہ کوئی بوجھ پڑتا ہے۔"

ان الفاظ کو سنتے ہی مریاں اور زیادہ رونے لگی اور تھوڑی دیر اس کی سسکیوں کے سوا کچھ سنائی نہیں دیتا تھا جب کچھ قرار آیا۔ کومودنی نے کہا۔ "بتاؤ پیاری کیا ہے؟"

تب مریاں نے کہا۔ "آپ اور نئیر میں یسوع مسیح کے آنے کے لئے تیار ہیں۔ اور میں بالکل تیار نہیں ہوں۔ اس خیال سے مجھے نہایت خوف لگتا ہے۔ دنیا کا آخر ہوگا اور میں کیا کروں؟"

کومودنی نے بڑے تعجب سے یہ الفاظ سنے۔ یہ خیال کبھی اُس کو نہیں گزرا تھا کہ مریاں اس سبب سے گھبراتی ہے۔ بڑی دلسوزی سے اُس نے کہا۔ "آپ دنیا کے آخر سے ڈرتی ہیں لیکن یہ محض غلط ہے۔ دنیا کا آخر اس وقت نہ ہوگا۔ آپ خاطر جمع رکھئے۔ اور ہم پادری صاحب سے پوچھیں گے کیونکہ اب تک یہ سب باتیں ہماری سمجھ میں نہیں آتی ہیں۔"

پھر مریاں نے کہا۔ "لیکن تاہم جانتی ہیں کہ یسوع مسیح آئیگا۔ اور میں اس سے ملنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ میں محض اس دنیا کی ہوں اور اس کی چیزوں کو جانتی ہوں۔ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں رکھتی ہوں۔"

کومودنی نے جواب دیا۔ "بہن اگر یہ بات سچ ہے کہ آپ تیار نہیں ہیں۔ تاہم آپ تیار ہو جا سکتی ہیں۔ آپ اپنے تئیں اُس کے ہاتھوں میں سپرد کیجئے تو وہ ضرور آپ کو تیار کرے گا۔ جب اس کی محبت ہمارے دل میں آجاتی تو دنیا کی محبت دل سے نکلجاتی۔ وہ دونوں ساتھ نہیں رہ سکتی ہیں۔"

اس وقت کوئی چٹھی دینے آیا اور گفتگو ختم ہوئی تھوڑی دیر میں پادری صاحب کومودنی سے ایک مریض کا حال پوچھنے کے لئے تشریف لائے۔ کومودنی ان کو دیکھ کر نہایت خوش ہوئی اور جب مریض کا حال بتلا چکی اُس نے کہا۔ "پادری صاحب آپ کو فرصت ہو تو ازراہ مہربانی تھوڑی دیر تک تشریف رکھئے کیونکہ ہم لوگ آپ سے چند سوالات پوچھنے چاہتے ہیں؟"

پادری صاحب نے خوشی سے یہ عرض قبول کی۔ اور جب مریاں کمرے میں آئی تھی۔ کومودنی نے کہا۔ "پادری صاحب ہم لوگ خداوند یسوع مسیح کے آنے کی بابت کچھ کم سمجھتے ہیں۔ مہربانی کرکے ہمیں کچھ سمجھایئے؟"

پادری صاحب۔ "بہت خوب سوال کیجئے۔"

کومودنی۔ "تو پہلے سوال یہ ہے۔ جب خداوند یسوع آئیگا تو کیا دنیا کا آخر ہوگا؟"

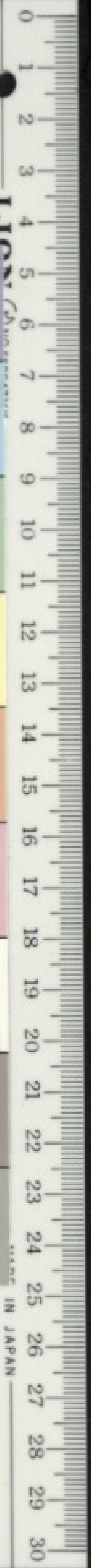
پادری صاحب۔ "یہ تو غیر ممکن ہے۔ کیونکہ خداوند یسوع ہزار برس اس دنیا میں سلطنت کریگا۔"

کومودنی مریاں کی طرف متوجہ ہو کر۔ "سنئیے یہ بات کیسی صاف ہے۔ تو کیا ہم جی اُٹھکر پھر اس دنیا میں رہینگے؟"

پادری صاحب۔ "ممکن ہے کہ خداوند یسوع مسیح کے آنے پر جیتے ہونگے تو جی اُٹھنے کی کیا ضرورت؟"

کومودنی۔ "ہاں۔ صحیح تو یہ بتلایئے کہ اگر ہم اس دنیا میں رہینگے تو اُس وقت اور اِس وقت کے حال میں کیا فرق ہوگا؟"

پادری صاحب۔ "زمین اور آسمان کا فرق۔ ہمارے تن بدن ہونگے۔ جو اس کے جلالی بدن کی صورت میں ہونگے۔ ہم اُس کی مانند ہونگے۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ ہم بالکل بیگناہ



ہونگے۔ ہم اپنے خداوند کو فقط ایمان سے نہیں بلکہ آنکھوں سے بھی دیکھیں گے۔ اور جس طرح وہ اب ہم کو پہچانتا ہے۔ ہم اُس کو پہچانیں گے۔ اب ہم آئینے میں دھندلا سا دیکھتے ہیں۔ مگر اس وقت روبرو دیکھیں گے۔"

جس وقت پادری صاحب یہ باتیں کہہ رہے تھے۔ اُن کا چہرہ دلی خوشی سے منور ہو رہا تھا۔ مریاں جس کی نگاہ اُن پر لگی تھی یہ دیکھ کر دل میں کہتی تھی کاشکہ میں بھی اس قدر مسیح سے محبت رکھتی تو میں بھی اُس کے آنے سے خوش ہوتی۔ پھر کومودنی کہنے لگی تو یہ بھی بتلایئے کہ ہم کو اس وقت کچھ کام کرنا ہوگا۔ یا ہم فقط خدا کی حمد وثنا میں مشغول رہینگے؟"

پادری صاحب۔ کیا آپکی دانست میں ایسی زندگی خوش گوار اور مبارک ہوگی؟"

کومودنی۔ نہیں۔ مجھے خدا کی خدمت کرنا زیادہ اچھا لگتا ہے۔"

پادری صاحب: بیٹی ہم لوگ اپنے اونچے رتبہ اور آئندہ سرفرازی کو سمجھنے میں بڑے سست ہیں۔ لیکن ہم یقین کریں کہ جو کچھ ہمارے خداوند کا ہے ہم ضرور اُس میں شریک ہونگے۔ اس لئے جب وہ سلطنت کریگا ہم بھی اس کے ساتھ سلطنت کرینگے۔"

کومودنی۔ ہاں اب میں سمجھنے لگی تو یہ اس تمثیل کے معنی ہیں جس میں لکھا ہے کہ ایک نوکر دس شہروں پر حکومت کریگا۔ اور ایک پانچ پر۔"

پادری صاحب۔ البتہ۔ اور اس سے ہم یہ بھی سیکھتے ہیں۔ کہ سب جو نجات پائیں گے برابر نہ ہونگے۔ لکھا ہے کہ بعض لوگ گویا آگ سے بچینگے۔ اور بعض بڑی عزت کے ساتھ داخل کئے جائیں گے۔"

کومودنی خاموش بیٹھی رہی۔ کیونکہ وہ خیال کر رہی تھی کہ کاشکہ میں ایسی وفادار خادمہ بنوں کہ اپنے خداوند کے ہاتھ سے عمدہ انعام پانے کے قابل ہوں۔ بعد ازاں پادری صاحب نے دعا مانگنے کے بعد رخصت لی

دوسرے دن کومودنی نے بڑی خوشی سے دیکھی کہ مریاں میں بڑی تفاوت معلوم دیتی ہے۔ وہ بادل جو اُس کے چہرے پر چھایا ہوا تھا۔ اب بالکل اُٹھ گیا۔ اور گو کہ اُس نے کچھ نہیں کہا کومودنی کو کامل یقین تھا کہ دل میں کچھ تبدیلی ہے۔

شام کے وقت مریاں نے اپنی زبان کھولی اور کچھ لجاتے کہا۔ "اب میرا خوف جاتا رہا۔ اور میں بھی خداوند کی راہ خوشی سے دیکھتی ہوں۔"

کومودنی نے بشاش ہو کر کہا "بتلایئے یہ نئی کیفیت کس طرح سے پیدا ہوئی؟"

مریاں نے کہا میں خداوند یسوع سے ملاقات کر چکی ہوں۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ ہرگز مجھ سے نہ کہیگا۔ کہ میں تجھے نہیں پہچانتا ہوں۔

خط بنام طبریاس قیصر شہنشاہ روم

(یہ خط پنطوس پلاطوس نے اپنے دست مبارک سے طبریاس قیصر شہنشاہ روم کو اُس وقت لکھا تھا جبکہ مسیح کے پکڑوائے جانے اذیت اُٹھانے۔ اور مصلوب ہونے کے تمام واقعات اس کے نئے اور اُس وقت کے یہودیوں کے لئے تازہ تھے۔ یہ خط روما کے عجائب گھر میں بحفاظت رکھا ہوا ہے۔ اس خط کا ذکر ذیل کے مسیحی بزرگوں نے بھی کیا ہے۔

ٹرٹولین جو سن عیسوی ۱۵۰ سے ۲۳۰ء میں تھا جسٹس شہید جو ۱۰۵ء سے ۱۶۳ء میں تھا۔ یوسیبی اس جو سن عیسوی ۲۶۴ سے ۳۳۹ء میں تھا)

عالیقدر بادشاہ۔ سلام

میرے صوبہ میں تھوڑے عرصے یہاں کے واقعات کچھ ایسے رہے ہیں کہ میرے لئے حیرانی کا باعث نہ ہوگا۔ اگر یہ ہماری قوم کے مدعا کو تبدیل کر ڈالیں۔ کیونکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دیوتاؤں نے ہماری دعاوں کا جواب دینا بند کر دیا ہے میں اس دن پر افسوس کرتا ہوں جس دن میں نے یہودیہ کی سلطنت کو قبول کیا۔ کیونکہ اس وقت سے لیکر میری زندگی بہت بے آرام و تکلیف دہ رہی ہے۔ یروشلم پہنچنے پر میں نے شاہی محل پر قبضہ کر لیا اور ایک بھاری ضیافت و دعوت طیار کرنے کا حکم دیا جس میں گلیل کے تمام حکام اور سردار کاہن اور افسروں کو مدعو کیا۔ مقررہ وقت پر کوئی مہمان شریک دعوت نہ ہوا اس کو میں نے اپنے لئے اور تمام سلطنت کے لئے جس کے ماتحت میں ہوں۔ باعث ہتک تصور کیا۔ اس کے چند روز بعد سردار کاہن نے اپنی ملاقات کا شرف بخشا۔ بظاہر اس کی طرز سے سنجیدگی اور مکاری ٹپکتی تھی۔ اس نے عذر پیش کیا کہ مذہب کے خیال سے وہ اور اس کے ساتھی رومیوں کے ساتھ ایک میز پر بیٹھ کر نہیں کھا سکتے اور نہ اُن کے ساتھ قربانی میں شریک ہو سکتے ہیں۔ لیکن یہ خیال محض ظاہرا پارسائی کا تھا۔ کیونکہ اُس کے چہرے سے اُس کی مکاری نمایاں تھی۔ تاہم میں نے مناسب سمجھا کہ اُس کے عذر کو قبول کروں مگر اس گھڑی سے مجھے یقین ہو گیا کہ رعایا فاتح قوم کی دشمن ہے۔ اور میں حضور کو اس ملک کے سردار کاہنوں سے خبردار کرنا چاہتا ہوں۔ وہ کسی عہدہ کو حاصل کرنے یا آرام کی زندگی بسر کرنے کی خاطر اپنی ماں کو بھی پکڑوا دینے میں دریغ نہ کرینگے۔ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ مفتوح شہروں میں سے یروشلم پر سلطنت کرنا سب سے زیادہ مشکل ہے۔ لوگ ایسے فسادی تھے کہ میں ہمیشہ بغاوت کے خطرہ میں رہتا تھا۔ کیونکہ اگر کسی بغاوت ہو جاتی تو اس کے رفع دفع کرنے کے لئے میرے پاس کافی سپاہ نہ تھی۔ میرے قبضہ میں فقط سو سپاہی اور ان کا سردار تھا۔ میں نے سیریہ کے حاکم سے فوجی امداد چاہی لیکن اس نے مجھے بتایا کہ اس کے پاس بمشکل اتنی فوج ہے کہ اپنے ہی صوبہ کی حفاظت کر سکے۔ میں ڈرتا ہوں کہ اپنی سلطنت کو بڑھانے کے لئے نہ سمجھنے والی چاہ ہماری تمام سلطنت کو تہ و بالا کرنے کی موجب ہوگی۔ میں عام لوگوں سے بالکل ناواقف تھا۔ کیونکہ میں نہیں جانتا تھا کہ یہ سردار کاہن عام لوگوں پر کیا اثر ڈالتے ہیں تاہم جہاں تک مجھ سے ہو سکا لوگوں کی طبیعت اور چال چلن دریافت کرنے کی کوشش کی۔

بہت سی افواہیں ہیں جو میرے کان تک پہونچیں۔ ایک ایسی افواہ تھی جس کی طرف میری توجہ خاص طور پر کھینچی گئی۔ ایک نوجوان

مجلس میں ظاہر ہوا۔ جو اعلےٰ خصوصیت سے منادی کرتا تھا۔ اور ایک نئی شریعت اس خدا کے نام کی بتاتا تھا جس نے اُسے بھیجا تھا پہلے مجھے خیال گزرا کہ اس کا مقصد لوگوں کو رومیوں کے برخلاف اکسانا ہے لیکن میرے یہ خوف جلدی ہی غائب ہو گئے۔ یسوع ناصری اپنے آپ کو یہودیوں کی نسبت رومیوں کا زیادہ خیر خواہ ظاہر کرتا تھا۔ ایک دن میں نے ایک جگہ بنام شیلوح کے پاس سے گزرتے ہوئے جہاں بہت سے لوگ جمع تھے۔ ایک نوجوان کو بھیڑ کے درمیان درخت کے ساتھ تکیہ لگائے ہوئے دیکھا کہ بڑی سنجیدگی سے لوگوں کو تعلیم دے رہا ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ یہ یسوع تھا۔ سننے والوں میں اور اُس میں اتنا بھاری فرق تھا کہ مجھے اس بات کا یقین آگیا۔ اس کے سنہری بال اور ڈاڑھی سے اُس کی صورت میں آسمانی خوبصورتی نظر آتی تھی۔

اُس کی عمر قریباً تیس سال کی معلوم ہوتی تھی۔ میں نے ایسا خوشنما اور سنجیدہ چہرہ پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ اور اُس میں اور سننے والوں میں کتنا فرق تھا۔ جن کی کالی ڈاڑھیاں اور تند رنگ تھے۔ یہ مناسب سمجھ کر کہ اپنے وہاں جانے سے خلل انداز ہوؤں۔ میں اپنی راہ چلا گیا۔ لیکن میں نے اپنے سیکرٹری کو اشارہ کیا کہ اُس بھیڑ میں شامل ہو کر اُن باتوں کو سنے۔ میرے سیکرٹری کا نام مینلی اس تھا۔ یہ اُن سازشیوں کے سردار کا پوتا تھا جنہوں نے اسپیریڈریا میں خیمہ گاڑا کیا کہ کٹیلین کو فتح کریں مینلی اس یہودیہ کا قدیم باشندہ تھا اور عبرانی زبان میں خوب مہارت رکھتا تھا۔ وہ بہت وفادار نوکر تھا۔ اور میں اپنا پورا بھروسہ اس پر رکھ سکتا تھا۔

شاہی گارد کے کمرے میں داخل ہو کر میں نے مینلی اس کو پایا جس نے وہ باتیں کہہ سنائیں جو یسوع نے شیلوح میں کہی تھیں۔ فلسفہ دانوں کی کتابوں میں میں نے کبھی ایسا نہیں پڑھا جو یسوع کے اصولوں کا مقابلہ کر سکے۔ ایک بغاوتی یہودی۔ نے (کیونکہ یروشلم میں بہت سے ایسے ہیں) اس سے پوچھا کہ کیا قیصر کو خراج دینا روا ہے تو یسوع نے اُسے جواب دیا کہ "جو چیزیں خدا کی ہیں خدا کو دو اور جو چیزیں قیصر کی ہیں قیصر کو دو۔"

یہ اس کی باتوں کی حکمت کے سبب سے تھا۔ کہ میں نے ناصری کو اتنی آزادی دے رکھی تھی کیونکہ یہ میری طاقت میں تھا کہ اس کو گرفتار کر کے پنطس کو حوالہ کر دوں۔ لیکن یہ اس انصاف کے خلاف ہوتا جس کے سبب سے رومی سلطنت اپنے تمام کاروبار میں مشہور ہے۔ یہ آدمی نہ تو بغاوتی تھا اور نہ بغاوتیوں کا ساتھی۔ میں نے اُس کو اپنی پناہ میں رکھا ہوا تھا اور یہ شاید اُس کو معلوم نہ تھا۔ اُس کو پوری آزادی تھی کہ اِدھر اُدھر جا کر منادی کرے لوگوں کو تعلیم دے اور اپنے شاگرد بنائے جس پر شاہی گارد کا حکم نہیں چلتا تھا۔ اگر کبھی ایسا ہو جاوے (کاش کہ دیوتا اُس شگون کو بدل دیں) میں کہتا ہوں اگر یہ ایسا ہو کہ ہمارے باپ دادوں کا مذہب یسوع کے مذہب میں تبدیل ہو جائے تو یہ اس نیک نیتی کی آزادی کا نتیجہ ہوگا کہ روم وقت سے پہلے گور میں جائیگا۔ جبکہ میں بد نصیب اس چیز کا موجب ہونگا جس کو یہودی تقدیر کہتے ہیں اور قسمت۔

اس حد درجہ کی آزادی نے جو یسوع کو حاصل تھی یہودیوں کو بھڑکا دیا۔ غریبوں کو نہیں بلکہ امیروں اور زبردست آدمیوں کو۔ یہ سچ ہے کہ یسوع اُن کے حق میں بہت سخت الفاظ استعمال کرتا تھا اور میری رائے میں ملکی انتظامات کی رو سے اچھا تھا کہ میں نے ناصری کی آزادی کو کم نہیں کیا۔ وہ اُن کو کہتا تھا "فقیہو اور فریسیو تم سانپوں کی نسل ہو۔ تم سفیدی پھیری ہوئی قبروں کی طرح ہو۔ تم ظاہر میں آدمیوں کو اچھے نظر آتے ہو۔ مگر تمہارے باطن میں موت ہے۔" دوسرے موقعہ پر وہ امیروں اور مغروروں کی خیراتوں کو حقیر ٹھہراتا تھا۔ یہ کہہ کر کہ "خدا کی نظر میں ایک بیوہ کا دمڑا زیادہ قیمتی ہے۔" شاہی گارد میں ہر روز یسوع کے الفاظ کی بابت شکایتیں پہنچتی تھیں۔

مجھے بتایا گیا تھا کہ اُس پر کوئی حادثہ ضرور ہوگا اور یہ پہلی دفعہ نہ ہوگی کہ یروشلم نے اُن کو پتھراؤ کیا جو اپنے آپ کو نبی کہتے ہیں قیصر کو اپیل کی جائے گی۔ میرا یہ سب انتظام کونسل نے پسند کیا اور مجھے وعدہ دیا گیا کہ فارس کی جنگ کے ختم ہونے پر مجھے فوجی امداد دی جائیگی۔

چونکہ بغاوت کو فرو کرنے کے لئے میں خود بہت کمزور تھا میں نے ایسی تدبیر اختیار کرنے کا ارادہ کیا۔ جس سے شہر کا امن بغیر شاہی گارد کی تعدی استعمال کرنے کے قائم رکھے میں نے یسوع کو بلا کر درخواست کی کہ شاہی گارد میں آکر مجھ سے ملاقات کرے۔ چنانچہ وہ آیا۔ آپ پر یہ بخوبی روشن ہے کہ میری رگوں میں ہسپین اور روم کا خون مشتمل ہے جس میں بچہ کی مانند ڈرنے کی خاصیت موجود ہے۔ جس وقت وہ ناصری آیا۔ اس وقت میں اپنے عام دربار کے کمرے میں ٹہل رہا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ میرے پاؤں سنگ مرمر کے فرش پر کسی لوہے کے ہاتھ سے جکڑے گئے ہیں۔ اور باوجود اس کے کہ وہ خاموش اور چپ چاپ تھا۔ میرا ہر ایک عضو مثل ایک مجرم شخص کے کانپ اٹھا۔ اگرچہ ناصری صلح جو اور بشاش چہرہ تھا جیسے کہ معصومیت خود جب وہ میرے نزدیک پہنچا تو ٹھہر گیا اور اگرچہ وہ ایک حرف بھی نہ بولا تھا۔ تاہم وہ زبان حال سے یہ کہتا ہوا معلوم دیتا تھا کہ "میں حاضر ہوں"۔ چپکے سے میں اس غیر معمولی طرز کے آدمی کو حیرانی اور خوف کے ساتھ دیکھتا رہا (ایک ایسی طرز کا انسان جو ہمارے اُن ہشیار نقاشوں کو بھی معلوم نہیں۔ جنہوں نے کہ تمام دیوتاؤں اور بہادروں کی تصاویر کھینچی ہیں) اُس کے انداز سے کوئی ایسی حرکت نہ پائی جاتی تھی۔ جس سے خائف ہو کر اس سے دور رہنے کی کوشش کیجاوے۔ تاہم مجھ پر ایسا خوف طاری ہوا کہ اُس کے قریب جانے سے ڈرتا تھا

باقی داشتہ

شعر و سخن

غزل

تو ہی اک وہ ہے کہ جو پیارا نکلا پیارا نکلا
بے سہارے جو تھے ان سب کا سہارا نکلا

تم کو معلوم بھی ہے اس کی حقیقت کیا ہے
وہ جو مصلوب ہوا کون تمہارے نکلا۔

دشفاخانہ میں بھی جا کے مرض اپنا گیا
درد عصیاں کی دوا تیرا کفارا نکلا۔

ہوگئی تیرے کفارے سے رہائی اپنی
آپ کا نام ہوا کام ہمارا نکلا۔

گر تو چاہے کہ مسیحا کی حقیقت جانے۔
دیکھ لے صبح کا ہر روز ستارا نکلا

جس نے دیکھا ہے تجھے اُس نے خدا کو دیکھا
تو ہی اک نور الٰہی کا شرارا نکلا۔

نہ تیرے سوا کوئی حکیم حاذق۔
درد عصیاں کی دوا تیرا کفارا نکلا۔

داد دی جس نے سُنا نغمہ دلکش تیرا
اے قمر سب سے ترا طرز پیارا نکلا

کرو اعلان زمانہ میں قمرؔ شوق سے تم۔
شافع حشر مسیحا ہی ہمارا نکلا۔

راقم
آر۔ حاکم۔ رائے۔ قمرؔ
جیپور۔ راجپوتانہ۔

انتخاب اخبارات

جنگ بلقان کا موجودہ رُخ

قدرت کے کھیل دیکھئے جو کل
مالک تھے آج غلام بن رہے ہیں
اور جو کل فاتح تھے آج مفتوح
بن رہے ہیں۔

ٹرکی کے سا تھ ریاست ہائے بلقان کا جو جنگ ہوا اُس میں بلگیریا سب سے آگے تھا۔ اور اس کی بہادری کا ڈنکہ چاروں انگ عالم میں بجگیا۔ لیکن آج بلگیریا سخت کس مپرسی کی حالت میں ہے سرویہ اور یونان نے اُس کا کچومر نکال دیا ہے۔ اور اب وہ اس قابل نہیں رہا کہ دشمن کا مقابلہ کر سکے۔ ایک طرف رومانیہ نے آگے بڑھکر اس کے بہت سے علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ دوسری طرف ترک ۱۵ جولائی کو اینوس میڈیا کے خط سرحد سے پار چلے گئے۔ اور راستہ میں ان کا کوئی مقابلہ نہیں کیا گیا۔ اسلامی اخبارات نے پھر ہندوستان کے مسلمانوں کو جھوٹا دلاسا دینا شروع کر دیا ہے کہ پرسوں تک ترک ایڈریانوپل میں پہونچ جائینگے۔ لیکن اُن کی بدقسمتی ہے سر ایڈورڈ گرے نے پارلیمنٹ میں کہدیا ہے۔ کہ ٹرکی خاص حد سے آگے نہ بڑھے گا۔ تیسری طرف بلغاری وزارت مستعفی ہوگئی ہے۔ اور روس بلغاریہ پر دباؤ ڈال رہا ہے۔ کہ وہ اُن بڑے اقطاع کے متعلق جو دردار کے مغربی ساحل پر واقع ہیں اپنے مطالبات کو چھوڑ دے اس کے علاوہ روس بلغاریہ سے مغربی مقدونیہ کا تمام علاقہ ان شرائط پر چھڑوانا چاہتا ہے۔ جو یونانی مطالبات کی حدود سے بھی متجاوز ہیں جو پچھلی طرف روس کے مراسلات کے جواب میں یونان نے بیان کیا ہے کہ وہ صرف اسی صورت میں لڑائی نہ کرے گا۔ جبکہ بلغاریہ میدان جنگ میں اُن تمام علاقوں سے دست بردار ہوجائے گا۔ جن پر اتحادیوں نے قبضہ کیا ہے۔ جنگ کے اخراجات اور آتش زدہ مقامات اور دیہات کے نقصان کا تاوان ادا کرے۔ مقدونیہ کے یونانیوں کی جان ومال اور مذہبی آزادی کا ذمہ لے اور ایک مقررہ میعاد کے اندر اپنی فوجی نقل وحرکت بند کر دے۔ بلگیریا کی حالت بھی واقعی قابل رحم ہے۔ (دپرکاش)

ٹرکی کے مُنہہ میں پانی بھر آیا

بلغاریہ کی حالت زار کو دیکھکر ٹرکی کے منہہ میں بھی پانی بھر آیا۔ چنانچہ ۱۱ جولائی کو سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے۔ کہ ترکوں نے میڈیا۔ سرائے کا ربٹران سٹیڈر۔ مدارتی۔ ملگارا۔ کیشن اور اینوس پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور اب روڈو شٹو میں داخل ہو رہے ہیں۔ بلغاریوں نے ملازم رومانیوں نے ترکوں پر حملہ کیا۔ لیکن کچھ نہ کر سکے۔ بلکہ قتل ہوگئے۔ رائٹر کے نامہ نگار مقیم قسطنطنیہ کو یقین دلایا گیا ہے۔ کہ ٹرکی کی گورنمنٹ ایڈریانوپل پہونچنے پر تلی ہوئی ہے خیال یہ ہے کہ اس کے مالی فایدہ کو اگر ایک طرف رکھ دیا جاوے تو اخلاقی فایدہ سے گورنمنٹ کی پوزیشن کو بہت تقویت ہوجائیگی۔ اس لئے یہ قدم اُٹھانے کے قابل ہے۔ ترکی کے حلقوں میں یہ عام خیال ہے کہ اگر یورپین طاقتوں نے گورنمنٹ ٹرکی پر زور دے کر اُن کو اینوس میڈیا کی سرحد تک رہنے پر مجبور بھی کیا جو غیر غالب ہے۔ تو بھی ٹرکی اسباب پر زور دے سکیگا۔ کہ مقدونیہ کو سوا جیہ دیدیا جائے۔ (ا۔ا)

عدالت کی غیر حاضری کے لئے بیماری کوئی عذر نہیں

آجکل عام طور پر یہ خیال ہے کہ اگر ایک شخص اگر بیماری کا سرٹیفکیٹ کسی ڈاکٹر سے لے کر عدالت میں بھیجدے تو اُس کی غیر حاضری کی وجہ معقول سمجھی جاتی ہے۔ لیکن بنگال میں ایک دو مقدمات میں مجسٹریٹ نے اپنے فعل سے بتلایا ہے کہ ڈاکٹر کا سارٹیفکیٹ بھی کسی کو غیر حاضری کے نتایج سے بچا نہیں سکتا۔ نرائن گنج کا ۱۱ جولائی کا تار ہے کہ کوئی شخص مسمی رالی جسے جائنٹ مجسٹریٹ نے حاضر ہونے کا حکم دیا تھا۔ اس تاریخ پر نہ پہونچ سکا۔ کیونکہ تین دن پہلے اُسے

اور اُس کی لڑکی کو ہیضہ ہو گیا تھا۔ اُس کی لڑکی تو چل بسی لیکن وہ بچ گیا بابو رال پر عدم تعمیل احکام عدالت کا مقدمہ چلایا گیا۔ اگرچہ بابو رال نے ڈاکٹر اور دوسرے گواہوں کی شہادت سے ثابت کر دیا کہ وہ بیمار تھا پھر بھی عدالت نے اسے ایک ماہ قید کی سزا دی۔

اسی طرح اسی جگہ کا ایک اور واقعہ ہے ایک گواہ امانہ ہی نامی اس وقت بیمار تھا جب اُس کے نام سمن پہونچا۔ اگرچہ عدالت کے پیادہ اور دوسرے گواہوں نے شہادت دی کہ وہ بیمار تھا لیکن پھر بھی مجسٹریٹ نے ایک ماہ قید کی سزا دے دی۔ (ا)

کیا سکھوں کا کرپان رکھنا جرم ہے

سکھوں کے پانچ ککوں میں سے ایک کرپان بھی ہے خالصہ سیوک لکھتا ہے

کہ خالصہ یتیم خانہ امرت سر کی طرف سے ہال بازار میں ایک دوکان کُھلی ہوئی ہے جس میں یتیم خانے کی بنی ہوئی چیزوں کیساتھ کرپانیں بھی بیچی جاتی ہیں۔ کچھ دن ہوئے کہ امرت سر شہر کی پولیس کے دو افسر اور کچھ سپاہی اُس دوکان پر گئے اور بکنے کے لئے کرپان رکھی دیکھ کر وہ یتیم خانہ گئے سنا ہے کہ اُنہوں نے وہاں کے پر بندھک کو دھمکایا۔ اور پھر دوکان پر آکر کرپانان جو اس وقت وہاں تھیں لے گئے۔ اس سے پہلے کرپان کے جرم میں ہنگوں پر مقدمہ چلایا گیا تھا۔ مگر وہ تو جوں توں کر کے رہا ہو گئے۔ اب یہ دوسرا واقعہ بتلاتا ہے کہ کرپان حکام کی نظر میں کھٹکتا ہے۔ اگر ایسا ہے تو ذمہ دار حکام کو چاہیے کہ روز روز کی جھنجھٹ کی بجائے ایک ہی دفعہ فیصلہ کر دیں کہ سکھوں کو اس طرح کی کرپانیں رکھنے کا حق ہے یا نہیں سکھوں جیسی وفادار قوم ضرور ہی گورنمنٹ کے فیصلے کے سامنے سر جھکا دیگی (ا)

ہیروں کا حساب

فرانس کے ایک ماہر نے حساب لگا کر دریافت کیا ہے وہ کہتا ہے اب تک زمین سے ۱۳۰۷ من ہیرے نکالے گئے ہیں جن کی قیمت پونے چار ارب روپیہ ہے۔ ان میں سے ۳۱۷ کروڑ ½ ۸۷ لاکھ تو ہندوستان کی کانوں سے اور ½ ۴ ۴۲ کروڑ کی مالیت کے ہیرے جنوبی امریکہ کے ملک برازیل سے نکل چکے ہیں۔ ماہر کا خیال ہے کہ اب ہندوستان اور جنوبی امریکہ میں ہیروں کی کانیں ختم ہو چکی ہیں۔ آجکل جنوبی امریکہ میں ہیروں کی کانیں دریافت ہو رہی ہیں۔ اور وہیں سے زیادہ ہیرے ہاتھ آتے ہیں۔ ٹرانسوال کی کان کا بڑا ہیرا کلینن جو جنرل بوتھا نے ایڈورڈ ہفتم مرحوم کے پیش نظر کیا تھا قدامت میں دنیا کے سب ہیروں سے بڑا بیان کیا جاتا ہے۔ کوہ نور سے یہ پانچ گنا ہے۔ (اخبار عام)

حالات جاپان اُردو	۳ر و ۸ر
شریف بیبیاں	۳ر و ۶ر
چندر لیلا سادھنی اُردو ۲ر و ۶ر گورکھی	۲ر
رشیوں کا آبائی وطن	۲ر
آواگون یا آئندہ زندگی	۲ر
تناسخ کا کھنڈن	۲ر
سیر ہند	عہ
بچوں کی پرورش	ار
لیبوریٹری ہینڈبک	ار
وکیل کی سرگذشت رومن اُردو	۶ر
دو سوال (ناستک تعلیم کا روا از روئے فلاسفی)	۳ر
سوسج پرکاش ۴ر و ۶ر مجلد	۱۲ر
ملکہ آستر کا احوال باتصویر ولایتی	۶ر
ملکہ روت کا احوال ″	۶ر
موسیٰ کا احوال ″	۶ر
وشنو کے دس اوتار	۲ر
ویدک تصنیفات	ار
اصلاح تمدن	۵ر
اصلاح زراعت	ار
صنعت و دستکاری	۲ر
ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے	۳ پائی
ویدوں کی دیوتا پرستی	″
ویدوں کی ازلیت	۶ پائی
پرستش حیوانات	۳ پائی
تیرتھ	۶ پائی

اہل ہنود کے تیوہار	۶ پائی
تاریخ مذہب	۸ر
تاریخ روم	۸ر
تاریخ مصر	۸ر
تاریخ یونان	۸ر
مرقع روس	۸ر
قدیم مسیحیوں کے حالات	۲ر
حیات پولوس	۴ر
حیات داؤد	۸ر
راہ زندگی	۱۲ر
موازنہ مذاہب رومن	۸ر
گنجینۂ اسلام رومن	۸ر
راماپال سنگھ رومن اُردو	۸ر
تلاش حق اُردو رومن اُردو ۳ر و	۹ر
دولت لازوال اُردو ۳ر- ۵ر-	۸ر
″ رومن اُردو	۸ر
عزت بیمثال اُردو ۳ر- ۵ر-	۸ر
″ رومن اُردو	۸ر
اصلاح اخلاق	۴ر
ہند کی افلاس کا انسداد	ار
شادی کی بابت خیالات	ار
سچی اور جھوٹی خیرات	۳ پائی
صفائی کی ضرورت	۳ پائی
دعوتِ اسلام	۶ پائی
مسیح کا نمونہ	۸ر

مسیح کے خاص دوست	۸ر
کشف الحقائق	۸ر
بے گناہ نبی	۳ پائی
فارقلیط	۳ پائی
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل	۳ پائی
حضرت محمد	۳ پائی
انجیل شریف کی صحت و درستی	۳ پائی
اسمار الٰہی	۳ پائی
خدا کے دس حکم	۳ پائی
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں	۳ پائی
مسیح یا محمد	۳ پائی
نماز	۳ پائی
قرآن	۳ پائی
سچا اسلام	۳ پائی
یسوع مسیح	۳ پائی
یسوع مسیح کی موت او جی اُٹھنا	۳ پائی
سورہ فاتحہ	۳ پائی
ہمارا شافع کون ہے	۳ پائی
خدا ہمارا باپ	۳ پائی
کیا انجیل منسوخ ہوگئی	۳ پائی
انصاف کا دن	۳ پائی
فہرست قرآن رومن اُردو مجلد	۶ر
لفظ دیو کی دیانندی تفسیر۔ رگوید میں سے بزبان انگریزی مصنفہ ڈاکٹر ایچ۔ ڈی۔ گریسولڈ	۲ر

پتہ۔ کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب آنریری سکریٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی +

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

کلورڈوڈاین

یہ انگریزی کی خانگی دوا ہی۔ ہیاجی درد۔ مروڑ خواہ کسی صورت سے ہو اسکی ایک دو خوراک سے جاتا ہے۔ اسہال۔ ا ور خون کے دست پیچش کے لئے یہ نہایت مفید ہی۔ ڈاکٹر برمن نے انگلینڈ کے نامی دواخانہ سے بنوائی ہی دیگر قیمتی کلورڈوڈائن کے برابر ہی اور قیمت ارزاں ہی قیمت ۸ر شیشی محصولڈاک ۵ر ۱۲ شیشی للعہ محصول ۱ار

پین ہیلر

اندرونی درد و پیٹ مروڑ اس سے دور ہوتی ہی۔ اندرونی۔ بیرونی درد موچ۔ چوٹ سے یا گٹھیا کے سبب جوڑوں میں یا گانٹھوں میں ریاح یا سردی سے۔ کمر کو لہا۔ پنجر گردن وغیرہ میں یا جیسا درد ہو اسکے مالش سے جاتا ہی ڈاڑھ مسوڑہ کی درد کو بھی فائدہ کرتا ہی قیمت ۱۲ر شیشی ڈاک محصول ۵ر +

ڈاکٹر ایس کے برمن ۵ ۹ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہی اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جگہ دے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں۔ ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہی اگرچہ ممبران نے صرف ۶۰ ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریبا آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۳۴ ہزار روپیہ نقد موجود ہے۔ ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہی اور نئے پراسپیکٹس (اردو انگریزی) مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اردو میں الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کریسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں +

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ر سے لیکر دو روپیہ تک ہے نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور حسوا یو۔ پی سے طلب کر سکتے ہیں +

تواریخ کلیسیا

یہہ کتاب رومن اردو میں چھپ کر تیار ہو گئی ہی اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک ہیں قیمت عہ عا +

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی پیارا رسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہی اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہی اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں۔ تو فی کاپی ۱۲ر چارج کیا جاتا ہی درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں۔ اور زیادہ کی بھی ضرورت ہی۔ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہی قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی۔ نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہی۔ باغ دل کے چاروں نمبر ۱۹۱۲ء کے ۱ر فی نمبر لیا جاتا ہی +

درخواستیں بنام پادری ای۔ ایم ویری۔ ڈی۔ ڈی۔ آنریری سکرٹیری سی۔ ایل۔ ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہیئے

دستور العمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک	[illegible]
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک پیشگی	[illegible]
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد	[illegible]
غیر ممالک سے معہ محصولڈاک	[illegible]

شرح اجرت اشتہارات

سال تمام	ششماہی	سہ ماہی	مقدار اشتہارات
ملے	صہ	ے	کالم کا آٹھواں حصہ
للعہ	ملے	صہ	چوتھائی کالم
صعہ	للعہ	ملے	نصف کالم
للعہ	صعہ	للعہ	پورا کالم
۱۰م	۵	للعہ	پورا صفحہ

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

اطلاع ضروری۔ (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے (۳) خط و کتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۴) جو نامہ نگار بھیجتے ہیں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جائیگا (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط سفر و نشر بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہی چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذوں پر ہوں (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اور پیچھے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جس کے پڑھنے کی دقت ہوتی ہی مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہی۔ ایڈیٹر +

سی۔ بی۔ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر وہ طالبعلم کیکر خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ وللعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرونول دیگر سم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہے قیمت رکشا للعہ سے صعہ کرونول لعہ +

مزید دریافت حال کے لئے مینجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

(پادری جے۔ وی ہیروز صاحب پبلشر۔ ایڈیٹر و مینجر نورافشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام واکلی برادرز چھپا)